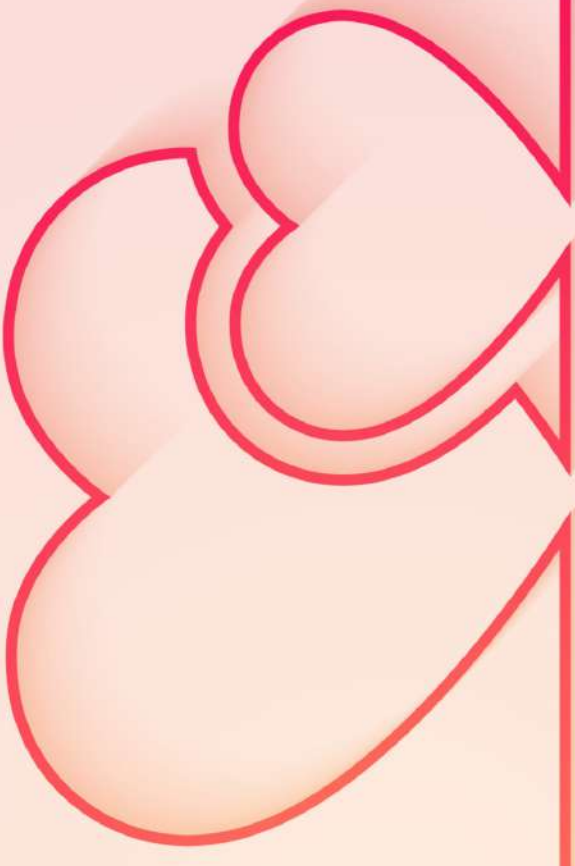


AMO

سکین
لاہ

BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL



SEX KNOWLEDGE
(URDU)

سینکھیں

BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

عبد مصطفیٰ آفیشل کے بارے میں

عبد مصطفیٰ آفیشل ایک اسلامی تنظیم ہے جو اہل سنت و جماعت کے منہج پر کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم کا مقصد قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنا ہے اور خدمت خلق بھی اسی مقصد کے تحت ہے۔

سنہ 2014 عیسوی میں ہندستان کے شہر ہزاری باغ سے چند لوگوں نے مل کر اس سفر کا آغاز کیا پھر آگے چل کر کئی لوگ اس میں شامل ہوتے گئے اور بہت ہی قلیل مدت میں عبد مصطفیٰ آفیشل ایک تنظیم بن کر سامنے آئی۔

آغاز اس طرح ہوا کہ لوگوں میں علم کی کمی اور اعمال سے دوری کو دیکھتے ہوئے ہفتہ وار اجتماعات کا اہتمام کیا گیا جس میں ہر ہفتے الگ الگ گھروں میں محفلیں سجائی جاتیں پھر علمی اور اصلاحی بیانات دیے جاتے اور اس کے لیے علمائے اہل سنت کو مدعو کیا جاتا تھا۔ کئی مہینوں بلکہ ایک سال سے زائد یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ یادگار ایام کی مناسبت سے جلسے کروانا، میلاد النبی کے جلوس کا اہتمام کرنا اور خلق کی خدمت بھی جاری رہی۔

اس کے بعد ہم نے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تیزی سے پھیل رہی برائیوں کو دیکھا تو محسوس ہوا کہ اس میدان میں بھی اترنے کی سخت ضرورت ہے اور پھر اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہم نے اس طرف رخ کیا۔ مختلف سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس اور ایپلی کیشنز پر جب کام شروع کیا گیا تو بہت ہی کم وقت میں بڑھتی مقبولیت کو دیکھ کر اس کا یقین ہو گیا کہ اس میدان میں کام کرنا کتنا ضروری ہے۔

اس کے لیے ہم نے فیس بک، واٹس ایپ، بلاگر اور بعد میں ٹیلی گرام، انسٹاگرام، یوٹیوب اور ویب سائٹ کو ذریعہ بنا کر لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کی۔

تنظیم سے منسلک ہر شخص کی پر خلوص کوششوں نے بہت جلد اپنا رنگ دکھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ نام "عبد مصطفیٰ آفیشل" ہزاروں لوگوں نے جان لیا۔

اس تنظیم کی جانب سے:

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں کو عام کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے عقائد و نظریات اور اعمال کی اصلاح ہو سکے،
تحقیقی موضوعات پر رسالے ترتیب دیے جاتے ہیں،
کتب و رسائل کو ٹیلی گرام کے ذریعے عام کیا جاتا ہے،
تحریرات اور رسائل کو چند مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے عام کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ لوگوں تک پہنچایا جاسکے،

وائس ایپ پر سیکڑوں گروپوں میں لوگوں کو جوڑ کر مختلف موضوعات پر تحریریں وغیرہ بھیجی جاتی ہیں،
یوٹیوب پر ویڈیوز ریکارڈ کر کے اپلوڈ کی جاتی ہیں،

انسٹاگرام پر تصویریں اپلوڈ کی جاتی ہیں جو آیات، احادیث اور اقوال پر مشتمل ہوتی ہیں،
ویب سائٹ پر علمی مواد کو جمع کیا جاتا ہے تاکہ آسانی سے لوگ فائدہ اٹھا سکیں،

ان کے علاوہ سنیوں کے آپس میں نکاح کے لیے ایک سروس بنام "ای نکاح سروس" شروع کی گئی ہے جہاں پورے ہندستان سے
نکاح کے لیے سنی لڑکے اور لڑکیوں کی پروفائلز بنائی جاتی ہیں تاکہ لوگ آسانی سے رشتہ تلاش کر سکیں۔ اب تک اہل سنت کے
لیے کوئی خاص ایسی سروس موجود نہیں تھی۔ اللہ کی توفیق سے ہمیں اس پر بھی کام کرنے کا موقع ملا۔

یہ سفر جاری ہے اور ہر دن یہ کوشش کی جاتی ہے کہ اسے پہلے سے بہتر بنایا جائے اور بڑے سے بڑے پیمانے پر کام کیا جائے۔
ان شاء اللہ یہ کوششیں اس تنظیم کے ساتھ مل کر کام کرنے والوں کے لیے مغفرت کا ذریعہ ہوں گی اور اس دن جب لوگوں کے
اعمال ظاہر ہوں گے اور حساب و کتاب ہو گا تو یہ آج کا کام اس دن کے لیے آرام ہو گا، ان شاء اللہ۔

عبد مصطفیٰ آفیشل

Contents

3	ایک عام انسان ماں کے پیٹ سے سب کچھ سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا
5	عورتیں تمھاری کھیتیاں
6	اینل سیکس (Anal Sex)
11	اورل سیکس (Oral Sex)
12	مباشرت بھی صدقہ ہے
13	سہاگ رات (شب زفاف)
19	دلہن کے بالوں کو پکڑ کر دلہا یہ دعا پڑھیں:
22	سیکس پوزیشن (Sex Position)
24	سیکس ٹائم (جماع کے لیے وقت)
29	جماع (Sex) کے وقت روشنی (Light)
30	جماع (Sex) کے درمیان باتیں
31	عورت کیا کرے؟
31	بیوی شوہر کے بلانے پر منع نہ کرے
33	مشت زنی (Masturbation)
34	مشت زنی (Masturbation) کب جائز ہے؟
37	مشت زنی کے بارے میں خلاصہ یہ ہے کہ:

- 38 سرعَتِ انزال (Premature Ejaculation)
- 43 سیکس ڈال اور سیکس ٹوائیز
- 44 نشے کی حالت میں جماع (Sex) کرنا
- 45 حمل اور سیکس (Pregnancy And Sex)
- 46 کنڈومس (Condoms) کا استعمال
- 48 حیض کے دوران صحبت:
- 50 بیوی کے ہاتھ سے منی نکلوانا
- 50 حیض کی حالت میں خلاصہ یہ کہ:
- 50 لو بائٹس (Love Bites)
- 51 مسواک اور خوشبو کا استعمال
- 52 Homosexuality (ہم جنس پرستی)
- 53 ہائمن (پردہ عصمت) Hymen
- 54 جماع کی باتیں لوگوں کو بتانا
- 54 کسی سے شادی کے بعد اس سے ذاتی سوالات کرنا
- 56 بیوی کا دودھ حلق میں چلا جائے تو

سیکس نالج

ایک عام انسان ماں کے پیٹ سے سب کچھ سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس دنیا میں آکر سیکھنا پڑتا ہے۔ چلنا، بولنا، لکھنا، پڑھنا اور بالغ ہونے کے قریب ہوتا ہے تو نماز کا طریقہ سیکھنا پڑتا ہے، رمضان میں روزے رکھنے کے لیے مسائل سیکھنے پڑتے ہیں، پیسے ہو جائیں تو زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے پڑتے ہیں، حج اور عمرہ کو جائے تو مسائل کا علم ہونا ضروری ہے، پیدائش سے لے کر موت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے کہ انسان کچھ نہ کچھ سیکھتا رہتا ہے اور سیکس نالج بھی انھی میں سے ایک ہے۔

اس سیکھنے میں یہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے کہ وہ کس سے کیا سیکھتا ہے؟ اگر دین کسی بد مذہب سے سیکھے گا تو آخرت برباد ہو جائے گی، اگر نا اہل سے کوئی کام سیکھے گا تو کامیابی نہیں ملے گی اور سیکس بھی اگر غلط ذرائع (Sources) سے سیکھتا ہے تو نقصان اٹھانا پڑے گا۔

نماز روزے وغیرہ کے مسائل لوگ عموماً پوچھ لیا کرتے ہیں لیکن سیکس سے متعلق پوچھنے میں شرم محسوس ہوتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اللّٰهُ لَا يَسْتَعِجُ مِنَ الْحَقِّ ط

(33:53)

"اللہ حق فرمانے میں شرماتا نہیں"

یہ کوئی بری بات نہیں کہ آپ اس بارے میں علم حاصل کریں بلکہ ضروری ہے کہ شادی سے پہلے یہ جان لیں کہ کیا کرنا چاہیے اور کن باتوں سے بچنا چاہیے۔ اگر آپ کو علم نہیں تو ممکن ہے کہ ایسا کچھ کر جائیں جو آپ کا ندھوں پر گناہوں کے بوجھ میں اضافہ کر دے!

ہم کوشش کریں گے کہ آسان سے آسان لفظوں میں بیان کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہر شخص کو بات سمجھ میں آسکے!

جہاں اردو کے تھوڑے سخت الفاظ استعمال ہوں گے وہاں بریکٹ میں اس کے آسان معنوں کو لکھ دیا جائے گا۔

ساتھ ہی ساتھ کچھ علمی پوائنٹس بھی بیان کئے جائیں گے۔

شروعات اس بات سے کرتے ہیں کہ نکاح کرنے کا مقصد کیا ہے؟

اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ نکاح کا مقصد صرف سیکس کی لذت حاصل کرنا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ بھی ہے لیکن اصل ہے اولاد کا حصول۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صرف قضائے شہوت کے لیے اپنی ازواج (بیویوں) کے پاس نہیں جاتا بلکہ میری نیت اولاد کا حصول ہے اگر یہ مقصد نہ ہوتا تو میری ایک ہی زوجہ (بیوی) ہوتی۔

(انساب الاشراف، عمر بن الخطاب، ج 10، ص 343 بہ حوالہ فیضان فاروق اعظم، ج 1، ص 77)

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خود کو جماع (سیکس) کرنے پر اس لیے مجبور کرتا ہوں کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ مجھے ایسی نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے جو اس کی تسبیح کرے اور ہر وقت اس کی یاد میں مگن رہے۔

(سنن کبری، کتاب النکاح، باب الرغبة فی النکاح، ج7، ص126، حدیث 13460 بہ حوالہ ایضاً)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عمر فاروق شہوت کے لیے نکاح نہیں کرتے تھے بلکہ اولاد کے حصول کے لیے نکاح کرتے تھے!

(طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج3، ص247 بہ حوالہ ایضاً)

عورتیں تمہاری کھیتیاں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ اَنۡىۡ شِئْتُمْ

(2:223)

"تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو آؤ"

قرآن کی اس آیت میں بیویوں کو شوہروں کی کھیتی قرار دیا گیا ہے اور یہ اجازت دی گئی ہے کہ کھیت میں جس طرح چاہے آسکتے ہیں۔

علامہ عبد الرزاق بھتر الوی لکھتے ہیں کہ یہاں عورتوں کو زمین سے تشبیہ دی گئی ہے جس طرح زمین میں بیج (Seed) ڈالا جاتا ہے اسی طرح بیوی کے رحم (بچے دانی) میں نطفہ جو بیج کی طرح ڈالا جاتا ہے اور اولاد کو زمین کی پیداوار سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اس آیت کا مختصر مطلب یہ ہے کہ تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں یعنی جس طرح کھیتی سے پیداوار ہوتی ہے اسی طرح اولاد پیدا ہوتی ہے۔

تم اپنی بیویوں کے پاس آؤ جس طرح چاہو یعنی ان سے جماع (Sex) تو اگلے حصے میں کرو لیکن جماع کرنے کی کیفیت معین نہیں بلکہ بیٹھ کر یا لیٹ کر اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے جس طرح چاہو اس طرح جماع کرنے کی تمہیں اجازت ہے (لیکن آگے کے ہی مقام میں؛ پوزیشن جیسی بھی ہو سیکس آگے کے مقام میں ہی جائز ہے)

(تفسیر نجوم الفرقان، ج 5، ص 487)

اس آیت سے ایک مسئلہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے آگے کے مقام میں ہی جماع (Sex) کیا جاسکتا ہے کیونکہ بیچ ڈالنے کی جگہ آگے ہی ہے اور یہ سمجھ آتا ہے کہ نکاح کرنے کا اصل مقصد وہی ہونا چاہیے جو نکاح کی حکمت ہے اور نکاح کی حکمت ہی یہ ہے کہ اولاد پیدا ہو اور نسل برقرار رہے۔

(تفسیر نجوم الفرقان، ج 5، ص 488)

اینل سیکس (Anal Sex)

عورت کے پیچھے کے مقام (دُبر) میں جماع کرنا جسے اینل سیکس (Anal Sex) کہا جاتا ہے جائز نہیں ہے، اسے جائز کہنے والے بہت بڑی غلطی کرتے ہیں۔

علامہ عبدالرزاق بھتر الوی لکھتے ہیں کہ بعض روایات سے بعض حضرات غلطی کا شکار ہو گئے اور پیچھے کے مقام میں وطی (Sex) کو جائز سمجھنے لگے اس پر ایک حدیث پاک کا مشاہدہ کریں تو مسئلہ واضح ہو جائے گا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت نافع سے پوچھا گیا کہ لوگ تمہاری طرف سے یہ بات کثرت سے منسوب کرتے ہیں کہ تم کہتے ہو حضرت ابن عمر عورتوں سے پچھلی جانب سے جماع کا فتویٰ دینے کو

جائز سمجھتے تھے تو انھوں نے کہا کہ لوگ میری طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں البتہ میں تمہیں بتاتا ہوں ابن عمر کی حدیث کیا ہے۔

وہ یہ ہے کہ ایک دن حضرت ابن عمر کے پاس قرآن پاک تھا (آپ پڑھ رہے تھے) جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ "تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں" تو آپ نے فرمایا اے نافع کیا تم اس آیت کے متعلق کچھ جانتے ہو تو میں نے کہا کہ نہیں۔

آپ نے فرمایا ہم قریش کے لوگ عورتوں سے جماع پچھلی جانب سے کیا کرتے تھے یعنی جماع تو آگے کے ہی مقام میں کیا جاتا تھا لیکن کیفیت یہ ہوتی تھی کہ پیچھے سے کرتے تھے پھر جب ہم مدینے گئے تو (مہاجرین نے) انصار کی عورتوں سے نکاح کیے تو ہم نے ان سے اسی طرح جماع کرنا چاہا (یعنی پیچھے سے) جس طرح ہم قریش کی عورتوں کے ساتھ کرتے تھے تو انصار کی عورتوں نے اسے غلط سمجھا اور ناپسند کیا اور اسے عظیم (جرم) سمجھا کیونکہ انصار کی عورتوں نے یہود کی عورتوں سے یہ مسئلہ حاصل کیا تھا کہ جماع کروٹ کے جانب سے کیا جائے تو (جب حضور ﷺ کے پاس یہ مسئلہ پہنچا تو) یہ آیت نازل ہوئی کہ جس میں انصار کے قول (جو یہود کا تھا) کو رد کیا گیا اور عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دی گئی اور اپنی کھیتی میں ہر طرف سے آنے کی اجازت دی گئی۔ (نسائی)

(تفسیر نجوم الفرقان، ج 5، ص 489)

اس آیت اور پھر اس کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع (سیکس) جائز نہیں اور آگے کے مقام میں جماع کرنے کے لیے کوئی خاص کیفیت معین نہیں ہے بلکہ پیچھے سے، آگے سے، کروٹ سے، کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، دن میں یا رات میں کبھی بھی جماع کیا جاسکتا ہے۔

یہودیوں کا ایسا خیال تھا کہ اگر کوئی پیچھے سے آگے کے مقام میں جماع کرتا ہے تو بچہ بھینگا (Cross Eye) پیدا ہوتا ہے!

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہود کا رد فرمایا اور مسلمانوں کو ایک مختصر سی آیت میں کئی مسائل بتا دیے کہ عورتیں تمھاری کھیتی ہیں یعنی مقصد پیداوار ہونی چاہیے اور اس کے لیے کیفیت نہیں اور جب ایک خاص عضو (Part) اس کھیتی کے لیے منتخب کیا گیا ہے تو پھر پیچھے کے مقام (دُبر) میں جماع (سیکس) کرنا جائز نہیں ہے۔

آج کل اکثر نوجوانوں کے پاس اسمارٹ فونز موجود ہیں جس میں ہائی اسپیڈ نیٹ کے ساتھ ڈیٹا بھی کافی موجود ہوتا ہے پھر وہ انٹرنیٹ سے گندی فلمیں ڈاؤن لوڈ کرتے ہیں اور اینل سیکس کو بھی سیکس کا حصہ سمجھ کر شادی کے بعد اس گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

انٹرنیٹ پر کثرت سے ایسی فلمیں اور ویب سیریز موجود ہیں جن سے سیکس نولچ حاصل کرنا اپنی ازدواجی زندگی کو تباہ کرنے کے برابر ہے۔

عورت کے پیچھے کے مقام میں وطی کرنے کی ممانعت احادیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ جس شخص نے اپنی حائضہ عورت (یعنی جو حیض کی حالت میں ہوں اس) سے جماع کیا یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کیا یا کسی کا ہن کے پاس گیا (جو تشی، نجومی وغیرہ) تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کی!

(رواہ الامام احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وعبد بن حمید والبیہقی وابن ابی شیبہ بہ حوالہ تفسیر در منثور از امام سیوطی، ج 1، ص 26)

ایک اور حدیث کا مفہوم ہے کہ ملعون ہے وہ جو اپنی عورت کے دُبر میں وطی کرے (یعنی پیچھے کے مقام میں سیکس کرے)

(رواہ احمد و ابوداؤد، احکام القرآن از امام رازی، ج 1، ص 353،

احکام القرآن از ابن العربی مالکی، ج 1، ص 174،

الجامع الاحکام القرآن از امام قرطبی، ج 3، ص 87،
 التفسیرات الاحمدیہ از علامہ ملا احمد جیون، ص 110،
 تفسیر ابن کثیر، ج 1، ص 263،
 تفسیر صاوی، ص 104،
 تفسیر روح المعانی، ج 2، ص 124،
 تفسیر جلالین، تفسیر مظہری، ج 1، ص 104)

ان دلائل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ عورت کے پیچھے کے مقام میں وطی کرنا (جسے اینٹل سیکس کہتے ہیں یہ) سخت ناجائز اور گناہ ہے!

ایک طرف جہاں گندی فلموں میں اینٹل سیکس کو دکھایا جا رہا ہے وہیں دوسری طرف گندی ویب سیریز کے ذریعے یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ یہ کوئی بری بات نہیں ہے!

ایک دور تھا کہ سمپل موبائلز ہو کرتے تھے اور کمپیوٹر کے ذریعے انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ نہیں تھی پر اب اسمارٹ فون نے گندی فلموں کی دنیا میں اندھن (Fuel) کا کام کیا ہے!

اب ہر شخص کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے اور کچھ سیکنڈ کے فاصلے پر لاکھوں بلکہ کروڑوں گندی فلمیں اسٹور کر کے رکھی ہوئی ہیں!

نہ جانے کتنی ویب سائٹس ہیں جو ایسی گندی وڈیوز کو پروموٹ کر رہی ہیں۔

ایک ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق ہر سیکنڈ ہزار سے زیادہ لوگ ویب سائٹ پر جاتے ہیں اور ہر دن لاکھ نہیں ملین نہیں بلکہ ملینس کی تعداد میں لوگ گندی فلمیں دیکھتے ہیں!

ہمارا اندازہ ہے کہ 60 فیصد سے زیادہ نوجوان بلکہ اس سے بھی زیادہ جس میں لڑکیاں بھی شامل ہیں گندی فلموں کے نشے میں مبتلا ہیں!

شریعت میں اینٹل سیکس (یعنی عورت کے پیچھے کے مقام میں مرد کا عضو خاص داخل کرنے کی) اجازت تو بالکل نہیں لیکن اگر ایک عام شخص کی طرح بھی سوچا جائے تو یہ حرکت بڑی گھٹیا اور گھناؤنی معلوم ہوتی ہے!

عورت کے ایک خاص عضو کو سیکس کے لیے خاص کیا گیا ہے جس طرح جسم کے دوسرے اعضاء کے اپنے الگ الگ کام ہیں پھر ان کو کسی دوسرے کام کے لیے استعمال کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے اور جب ایسا کیا جائے گا تو ظاہر ہے کہ کچھ غلط ہوگا!

عورت کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ فرج (Vagina) یعنی عورت کی آگے کی شرم گاہ میں جماع کے دوران اپنے آپ ایک تری اور چکنائی آجاتی ہے جس سے آسانی ہوتی ہے اور چمڑے پر اثر نہیں ہوتا لیکن دبر (پیچھے کے مقام) میں ایسا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے تکلیف ہونا عام بات ہے اور ساتھ میں خون نکلنے اور پاخانے کے راستے کی جھلی (جو پتلی ہوتی ہے، اس) کے پھٹنے کا بھی اندیشہ ہے!

اتنا ہی نہیں پیچھے کے مقام میں جو گندگی ہوتی ہے اس سے انفیکشن بھی ہو سکتی ہے جو کئی بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے!

یہ باتیں جو نہیں جانتے اور شادی کے بعد عورت کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کرتے ہیں ان کی ازدواجی زندگی (Married Life) سے سکون ختم ہو جاتا ہے اور زندگی بھر پریشان رہتے ہیں۔

اورل سیکس (Oral Sex)

ایک عجیب طریقہ جو آج کل گندی فلموں کے ذریعے عام کیا جا رہا ہے وہ ہے اورل سیکس (Oral Sex) یعنی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو منہ میں لینا، چومنا اور چوسنا (سننے میں ہی کتنا خراب لگتا ہے)

جس منہ سے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، جس سے درود پڑھا جاتا ہے اس منہ کے ساتھ ایسی حرکت کیسے کی جاسکتی ہے؟ پر آج کل نوجوانوں میں یہ طریقہ عام ہوتا جا رہا ہے اور کچھ تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بنا لذت ادھوری رہ جاتی ہے!

جو میاں بیوی ایسا کرتے ہیں وہ پتا نہیں کیسے ایک دوسرے سے نظریں ملاتے ہیں! یہ شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے!

امام برہان الدین حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی 616 ہجری) لکھتے ہیں کہ جب مرد اپنے آلے (Penis) کو اپنی بیوی کے منہ میں داخل کرے تو کہا گیا ہے کہ یہ مکروہ ہے اس لیے کہ منہ قرآن پڑھنے کی جگہ ہے پس اس وجہ سے آلے کو منہ میں داخل کرنا مناسب نہیں!
(محیط برہانی، ج 1، ص 134)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

جب مرد اپنے آلے (Penis) کو اپنی بیوی کے منہ میں داخل کرے تو کہا گیا ہے کہ یہ مکروہ ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج 5، ص 572 بہ حوالہ فتاویٰ اتر اکھنڈ، ج 1، ص 323)

اگرچہ یہ حرام نہیں لیکن ایسا کرنا صحیح نہیں ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

علامہ مفتی خلیل خان قادری لکھتے ہیں کہ یہ کام انتہائی بے حیائی اور بے ادبی کا ہے اور ایسا (کرنے والا) شخص نہایت احمق اور بے وقوف ہے اور اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کی بارگاہ میں توبہ کرے اور اپنی اس حرکت پر شرمندہ ہوں اور آئندہ اس عمل کے قریب بھی نہ جائے۔
حیا اور شرم ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے اور بخاری کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تجھ میں شرم نہیں تو جو چاہے کر۔
(فتاویٰ خلیلیہ، ج 2، ص 489)

ایک اور سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ یہ عمل کرنے والوں کے دلی گندگی کا پتہ دیتی ہے، سچے دل سے توبہ کرے (ایسے فعل سے)
(فتاویٰ خلیلیہ، ج 3، ص 211)

مباشرت بھی صدقہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی کا اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے!
(صحیح مسلم)
یہ سن کر صحابہ نے عرض کی کہ کیا اپنی شہوت پوری کرنے پر بھی اجر ملے گا؟
اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! اگر وہ حرام مباشرت کرتا تو کیا گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح جائز (طریقے سے) مباشرت کرنے پر اجر کا مستحق ہے!
اب آپ اگر صحیح طریقے سے سیکس کرتے ہیں تو آپ کے لیے ثواب ہے اور اگر آپ کو علم نہیں، آپ نے شرم کی وجہ سے سیکھا ہی نہیں یا سیکھا تو غلط ذریعے (Sources) سے سیکھا تو پھر آپ ناجائز طریقہ اختیار کریں گے اور گناہ گار ہوں گے!

اینٹل سیکس اور اورل سیکس کے بارے میں بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ ناجائز ہے، اب ہم بیان کریں گے کہ صحیح طریقہ کیا ہے اور ایک نئے جوڑے کو کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہیے اسے یوں بھی کہ لیں کہ جسے سہاگ رات کہا جاتا ہے یعنی (شب زفاف) اس کا کیا طریقہ ہونا چاہیے اور پھر اس کے علاوہ صحبت کرنے میں کن باتوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے!

سہاگ رات (شب زفاف)

سہاگ رات (شب زفاف) میں لڑکے اور لڑکی دونوں میں ڈر (Hesitation) ہچکچاہٹ اور ایک گھبر آہٹ کا ہونا عام بات ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ بالکل نہیں ڈرتے!

ڈرنے والا معاملہ اکثر اریجنج میرج میں ہوتا ہے کیوں کہ لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے انجان ہوتے ہیں (مطلب زیادہ جان پہچان نہیں ہوتی) تو دونوں ہی ایک دوسرے سے مانوس ہونے میں وقت کے محتاج ہوتے ہیں اور کچھ لوگ اس میں بھی پہلی رات کو ہی اس طریقے سے بات چیت کرتے ہیں جیسے کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے!

اب ایک لو میرج جس میں لڑکا لڑکی دونوں شادی سے پہلے ہی ایک دوسرے سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں اریجنج میں بھی اب ایسا ہونے لگا ہے کہ شادی سے مہینوں پہلے سے فون پر باتیں شروع ہو جاتی ہیں اور آج کل تو سوشل میڈیا اپلیکیشن کے ذریعے ویڈیو کالنگ، چیٹنگ اور فوٹو کا آنا جانا لگا رہتا ہے جس کی وجہ سے شادی کی پہلی رات اصلی اریجنج میرج جیسی نہیں ہوتی!

لو میرج ایسی بھی ہو سکتی ہے کہ ایک نظر میں پیار ہو اور فوراً نکاح ہو گیا تو یہ بھی اریجنج کی طرح ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے بہت زیادہ واقف نہیں ہوتے!

ہم یہاں اس کی تفصیل میں نہیں جائیں گے کہ لو اور میرج میں کیا اچھا اور کیا برا ہے لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ ارتخ میرج ہی بہتر ہے اور لو میرج وہ بہتر ہے جس میں پیار ہوتے ہی نکاح کر لیا جائے۔

پیار ہونے کے بعد پروپوز کرنا، ملنا، باتیں کرنا، تحفے دینا اور گھومنے پھرنے پھر اخیر میں بھاگ جانے کا جو پروسیس ہے وہ بالکل غلط ہے۔ ایسا کرنے والے خوش نہیں رہتے اور اسی طرح ارتخ میرج میں شادی ہونے سے پہلے فون پر باتیں چیٹنگ اور بعض اوقات پہلے ہی ریلیشن بنا لینے کا جو پروسیس ہے وہ بالکل غلط ہے، ایسا کرنے والے بھی اچھے نہیں ہیں!

سمپل یہ جان لیں کہ یا تو ارتخ کریں یعنی اصلی ارتخ یا پھر اصلی لو میرج یعنی پیار ہو اور نکاح۔

اب چلتے ہیں واپس پہلی رات کی طرف کہ اس اسٹیج کو پار کس طرح کیا جائے کہ میاں بیوی میں محبت بڑھے اور دونوں ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی سے بچ جائیں۔

سب سے پہلے لڑکے کو چاہیے کہ سکون اور ادب سے کام لے کیونکہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔ سہاگ رات میں جب آپ کمرے میں داخل ہو تو اپنی بیوی کو سلام کریں اور اگر وہ کر دے تو جواب دیں (ویسے لڑکے کو پہلے کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے)

سلام کرنے سے یہ نہ سوچیں کہ آپ کی عزت اس کی نظر میں کم ہو جائے گی یا آپ کی ویلیو گر جائے گی۔ جو ایسا سمجھتے ہیں کہ میں مرد ہوں میں آقا ہوں تو میں کیوں سلام کروں انھیں جان لینا چاہئے کہ سلام کرنے سے کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں ہو جاتا اس سے عزت مزید بڑھ جاتی ہے۔

پہلی رات میں بیوی کو سلام کرنے یا اس کے سلام کا جواب دینے کے بعد اس کے پاس بیٹھ جائیں۔

اس سے خیریت پوچھیں اور پھر کچھ باتیں کریں۔

اب ہو سکتا ہے کہ کوئی سوچے کہ کیا بات کرنی ہے تو یہ جان لیجیے کہ پہلی رات میں کہی گئی باتوں کا بیوی پر بہت اثر پڑتا ہے اور اس دن جتنی غور اور سکون کے ساتھ وہ آپ کی باتیں سنتی ہے، شاید زندگی میں ویسا موقع ملے۔

آپ کو سب سے پہلے اپنے بارے میں بتانا ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنی پوری زندگی کی کتاب کھول کر بیٹھ جائیں۔ ہم نے بتایا کہ پہلی رات میں کہی گئی باتوں سے آپ کی شخصیت (Personality) ظاہر ہوتی ہے اور بیوی کی نظر میں آپ کے کردار کی ایک تصویر بنتی ہے، اب آپ کی باتیں جیسی ہوگی ویسی تصویر بنے گی۔

خیال رہے کہ یہ باتیں ہم ان کے لیے کر رہے ہیں جو نکاح سے پہلے لڑکی سے کسی طرح بات نہیں کرتے اور پہلی رات کو ایک دوسرے کے لیے اجنبی جیسے ہوتے ہیں ورنہ جو بات کرتے ہیں وہ تو اپنی شخصیت پہلے ہی بیان کر چکے ہوتے ہیں تو انھیں اب زیادہ بتانے کی کیا ضرورت ہے۔

اپنے بارے میں بتاتے ہوئے پہلے آغاز اس طرح کریں کہ:

"کہنے کو تو بہت کچھ ہے پر سمجھ نہیں آتا کہ کہاں سے شروع کروں اور ختم کہاں،

میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اپنے بارے میں کچھ ضروری باتیں بتاؤں (پھر تھوڑا سا رکیں)

(پھر کہیں) میں بھی دوسرے لڑکوں کی طرح سوچا کرتا تھا کہ میری بیوی کیسی ہوگی، کہاں ہوگی اور آج وہ دن

آگیا ہے کہ آپ میرے سامنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے یہ دن دکھایا۔

یہ ایک آئیڈیا ہے جو ہم آپ کو دے رہے ہیں ورنہ آپ اپنے حساب سے جو بہتر لگے اس طرح گفتگو کر سکتے

ہیں۔

اپنے بارے میں بیوی کو بتاتے ہوئے پھر اپنے والدین کی طرف جائیں اور بیوی کو کچھ نصیحت کریں تاکہ اسے محسوس ہو کہ آپ کس قدر اپنے والدین سے محبت کرتے ہیں۔ خیال رہے کہ بات کو اس لہجے میں نہ کریں کہ آپ گزارش کر رہے ہیں یا اس طرح بھی نہ کریں کہ آپ اسے ڈرا دھمکا رہے ہیں بلکہ پیار سے اپنی بات کو میانہ روی کے ساتھ بیان کریں!

ایک طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خیریت پوچھنے کے بعد کہیں کہ "مجھے اپنا ہاتھ دیں" یا بنا کہے آرام سے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر اس پر دوسرا ہاتھ رکھ لیں اور پھر گفتگو شروع کریں کہ "باتیں بہت سی ہیں جو آپ سے کرنی ہیں پر سمجھ نہیں آتا کہ شروع کہاں سے کروں اور ختم کہاں پر" یہ کہنے کے بعد آپ کو پھر وہیں آجانا ہے جو ہم نے پیچھے بیان کیے ہیں۔

پھر ماں باپ کے بارے میں بتاتے ہوئے یوں کہیں کہ میرے والدین نے بڑی محنت سے مجھے پالا پوسا پڑھایا لکھایا ہے یعنی آپ کو اپنے والدین کی قربانیوں کا ذکر کرنا ہے پھر اس کے بعد نصیحت کرنی ہے کہ میرے والدین اب آپ کے لیے بھی والدین کی طرح ہیں، ان سے اچھی طرح پیش آئیں اگر وہ آپ کو اپنی بیٹی سمجھ کر کبھی دو لفظ کہہ دیں تو جواب نہ دیں بلکہ صبر کریں اور ان کی تعظیم کریں!

جب آپ پہلی رات اپنی بیوی کو اپنے والدین کے بارے میں بتا کر نصیحت کریں گے تو اس کا بہت گہرا اثر پڑے گا!

پھر آپ بیوی کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں نصیحت کریں کہ:

"یہ دنیا منزل نہیں بلکہ سفر ہے جس میں کیے گئے اعمال ہمارے ساتھ آخرت میں جائیں گے، میں چاہتا ہوں کہ آپ شریعت کو سب سے پہلے رکھیں اور اگر میں بھی کبھی غیر شرعی کام کرتا نظر آؤں تو آپ میری اصلاح کریں!"

اگر آپ نے کبھی مجھے دوچار باتیں کہہ دیں یا مجھے تکلیف پہنچائی تو میں معاف کر سکتا ہوں پر غیر شرعی باتوں کے لیے میں رعایت نہیں کر سکتا"

یہ کہنے سے بہت فائدہ ہو گا۔

آئندہ آپ اور آپ کی بیوی کو یہ باتیں یاد رہیں گی۔

ان باتوں میں اپنے مطابق کمی بیشی کر سکتے ہیں پر مقصد ہے پہلے اپنے بارے میں بتانا پھر والدین پھر حقوق اللہ کے متعلق نصیحت کرنا۔

ایسا شاید ہی آج کل نوجوان کرتے ہوں گے!

کچھ تو ایسے نوجوان ہیں کہ شعر و شاعری یاد کر کے جاتے ہیں یا فضول کی فلمی جملے یاد کر کے بکنا شروع کر دیتے ہیں جس سے بیوی یہ سمجھتی ہے کہ بس شادی کا مقصد رومانس سے شروع ہو کر جسم پر ختم ہو جاتا ہے!

پہلی رات میں ہی کئی نوجوان یہ ظاہر کر دیتے ہیں کہ بس انھیں جسمانی خواہش پوری کرنی تھی اگرچہ وہ ایسا ظاہر نہ بھی کرنا چاہتے ہوں پر اپنی حرکتوں سے کر دیتے ہیں!

بیوی کو یہ لگنا چاہیے کہ شوہر صرف میرے جسم سے نہیں بلکہ میرے وجود سے محبت کرتا ہے، مجھے اپنا سمجھتا ہے اور مجھے خوشیاں دینا چاہتا ہے!

ہم نے جو بیان کیا اس میں یہ بھی شامل کیا جا سکتا ہے کہ پہلی رات کو کوئی ایک تحفہ لے کر جائیں کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے!

سلام کر کے بیٹھے اور خیریت دریافت کرنے کے بعد ہاتھوں میں تحفہ دیں اور پھر ہاتھوں میں ہاتھ رکھ کر باتیں کریں جو ہم نے بیان کی!

ہم نے بتایا کہ پہلی رات میں بیوی کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق نصیحت کریں، شریعت پر عمل کی ترغیب دیں یا تھوڑی علمی اور اصلاحی باتیں کریں تو یہ ان کے لیے ہے جو شرعی طریقے سے نکاح کرتے ہیں ورنہ اگر کسی نے گانے بجانے اور ناجائز رسم و رواج کے ساتھ نکاح کیا ہے تو اس کے لیے یہ سب باتیں کہنا مذاق کرنے کے برابر ہوگا!

آپ نے نقدی جہیز لے کر نکاح کیا باجے بجائے آتش بازی کی فضول خرچی کی اور بے پردگی کو نظر انداز کیا پھر پہلی رات میں بیوی کے سامنے یہ باتیں بالکل میچ (Match) نہیں کریں گی! اگر آپ نے شرعی طریقے سے نکاح نہ کر کے خرافات کو گلے لگایا ہے تو اب آپ کی جان چھوٹنے نہیں والی کیونکہ آپ اپنی شخصیت ظاہر کر چکے ہیں!

یہ طریقہ جو ہم بیان کر رہے ہیں یہ تبھی میچ کرے گا جب آپ شرعی طریقے سے نکاح کریں گے اور ضروری ہے کہ نکاح سے پہلے بھی آپ نے لڑکی سے ملاقاتیں اور باتیں نہ کی ہو!

اب باری آتی ہے بیوی کے ساتھ نماز پڑھنے اور اس کے بالوں کو پکڑ کر دعا پڑھنے کی تو آپ کو دعا یاد رکھنی ہے تاکہ دیکھ کر پڑھنے کی نوبت نہ آئے اور نماز کے لیے طہارت بھی ضروری ہے لہذا اسے پہلے ذہن میں رکھیں! پھر شوہر بیوی سے کہے کہ آئیں ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں اس کے بعد وضو کرے پھر دو رکعت نماز شکرانے کی نیت سے پڑھیں!

یہ نماز ایک روایت کے مطابق شوہر اور بیوی کے درمیان محبت میں اضافے کا سبب بھی بنے گی (انشاء اللہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے ایک جوان لڑکی سے نکاح کیا ہے پر مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے پسند نہیں کرے گی تو آپ نے فرمایا کہ محبت الفت اللہ کی طرف سے ہے اور نفرت

شیطان کی طرف سے لہذا جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو سب سے پہلے اس سے کہو کہ تمہارے پیچھے دو رکت نماز پڑھے انشاء اللہ تم اسے محبت کرنے والی اور وفا کرنے والی پاؤ گے
(غنیۃ الطالبین)

نماز پڑھنے کے بعد جب بستر پر جائے تو شوہر کے لیے ایک خاص دعا کا ذکر حدیث میں ملتا ہے جسے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بیوی کی پیشانی (آگے سر) کے تھوڑے سے بال اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑے اور دعا پڑھے۔

خیال رہے کہ پہلے بیوی کو یہ بتادیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ شادی کی پہلی رات شوہر اپنی بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر دعا کریں ورنہ ہو گا یہ کہ اگر اسے اس کا علم نہ ہو تو یہ بھی سمجھ سکتی ہے کہ آپ اسے اپنا غلام بنانے کے لیے جھاڑ پھونک کر رہے ہیں۔

اگر اسے علم ہو تو بھی بتادیں ورنہ اس طرح بنا بتائے اچانک بال پکڑنے سے ہو سکتا ہے وہ عجیب محسوس کرے۔
بال پکڑنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بہت زیادہ بال پکڑے جائیں بلکہ تھوڑے سے بالوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر دعا پڑھنی ہے!

دلہن کے بالوں کو پکڑ کر دلہا یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

اس دعا کا ذکر ابوداؤد (2160) میں ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"اے اللہ میں تجھ سے اس کی (اپنی بیوی کی) بھلائی اور خیر و برکت مانگتا ہوں اور اس کی فطری عادتوں کی بھلائی چاہتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں اس کے اخلاق و عادات کے شر سے"

اس دعا کی برکت سے بھی میاں بیوی کے درمیان محبت میں اضافہ ہوگا!

اس دعا کو پڑھنے کے بعد بسم اللہ شریف پڑھے اور پھر اپنی بیوی کے دونوں رخساروں پر ہاتھ رکھیں کہ انگلیاں کانوں پر ہوں اور پیشانی کو بوسہ (Kiss) دیں!

کہا جاتا ہے کہ انسان کے کیے گئے ہر عمل سے کوئی نہ کوئی فرق پڑتا ہے اور کبھی کبھی چھوٹی چھوٹی باتیں بڑا اثر کرتی ہیں تو یہ پیشانی کو بوسہ دینا آپ کے نزدیک اس کی اہمیت اور محبت کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے ایک فائدہ یہ ہے کہ لڑکی محسوس کرتی ہے کہ آپ اس کا خیال (Care) کرتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ آغاز ایک ایسے طریقے سے ہوتا ہے جو اچھا معلوم ہوتا ہے ورنہ جلد بازی میں سیدھے جماع کی کوشش صحیح نہیں ہے!

پیشانی کو بوسہ دینے کے بعد اپنا چہرہ بالکل اس کے چہرے کے مقابل لائے اور پھر بوس و کنار کریں یعنی لپٹنا اور بوسہ لینا!

IT MEANS KISSING AND SEDUCING

بیوی کے ساتھ جماع میں جلدی نہ کریں کیونکہ عورت کے اندر مرد سے زیادہ شہوت ہوتی ہے لہذا صرف اپنی شہوت کو ختم کر کے یہ سمجھنا کہ عورت کی حاجت بھی پوری ہوگئی صحیح نہیں ہے!

پہلے بوس و کنار کو کچھ دیر جاری رکھے تاکہ عورت پر بھی شہوت کا غلبہ ہو جائے اور پھر جماع کریں تاکہ دونوں کو تسکین حاصل ہو سکے!

اب ہو سکتا ہے ذہن میں یہ سوال آئے کہ ہمیں کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ عورت بھی تیار ہو چکی ہے تو کتابوں میں جس طرح بیان کیا گیا ہے تو اسے پڑھ کر آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ جب عورت کی سانس تیز ہو جائے پھر اس کی آواز اور اس کے جسمانی اعضاء (Body Parts) کی حرکت اور اس کا مرد کو اپنی طرف کھینچنا یہ باتیں کافی ہے اندازہ لگانے کے لیے!

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ مرد اپنی عورتوں پر جانوروں کی طرح نہ گرے بلکہ صحبت سے پہلے قاصد ہوتا ہے اور قاصد بوس و کنار ہے!
(کیمیائے سعادت)

بوس و کنار کے بعد جب یہ لگے کہ عورت پر شہوت کا غلبہ ہو چکا ہے تو شرمگاہ کھولے اور اپنے آلے (Penis) کو اپنی بیوی کے (Vagina) میں داخل کریں اور اس میں بھی جلد بازی نہ کریں ورنہ یہ جماع بجائے تازگی اور سکون کا سبب بننے کے تکلیف کا سبب بن سکتا ہے لہذا ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوئے آہستہ سے داخل کرنے کی کوشش کریں پھر حرکت دیں!

ایک دعا ہم نے بیان کی جسے صرف پہلی رات پڑھنا ہے اور ایک دعا یہ ہے جسے جماع سے پہلے پڑھنا ہے اور جب بھی صحبت کریں یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا
(ابوداؤد: 2161)

"اللہ کے نام سے شروع یا اللہ ہم کو شیطان سے بچا اور اس اولاد کو بھی جو تو ہمیں عطا کرے"
(بخاری، ابوداؤد، مسلم)

اس دعا کی برکت سے پیدا ہونے والی اولاد کو شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔
علمائے اس کی شرح میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی یہ دعا نہ پڑھے تو پیدا ہونے والی اولاد نافرمان، بری خصلتوں والی اور بے غیرت پیدا ہوتی ہے۔

یہ بھی کتابوں میں موجود ہے کہ اگر یہ دعا نہ پڑھی تو شیطان شرمگاہ سے لپٹ جاتا ہے اور پھر اسی کا اثر آنے والی نسلوں پر پڑتا ہے یہ دعا پڑھنا کوئی بہت بڑا کام نہیں ہے پر اسے نہ پڑھنے سے جن نقصانات کا ذکر کیا گیا ہے وہ

واقعی بہت بڑے ہیں لہذا اشادی سے پہلے ضروری ہے کہ اس دعا کو اور دوسری دعاؤں کو اور ضروری مسائل کو سیکھیں۔

اب ایک بات آتی ہے کہ جماع کرتے وقت کی کیفیت کیا ہونی چاہیے؟ سو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر یا پھر کسی اور کیفیت پر تو جان لیجیے کہ اس میں سے کسی کو بھی ناجائز و حرام قرار نہیں دیا گیا ہے۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ ان میں سے بعض صورتیں جسمانی طور پر نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں کبھی کبھی جائز چیزوں سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے لہذا اگرچہ ان میں کوئی طریقہ ناجائز حرام نہیں پر بہتر یہ ہے کہ لیٹ کر جماع کیا جائے اور عورت چیت (پیٹھ کے بل چہرے آسمان کی طرف کر کے لیٹی ہو اور مرد اسے اوپر سے ڈھانپ لے پھر عورت کی آگے کی شرمگاہ میں اپنے آلے کو داخل کرے

سیکس پوزیشن (Sex Position)

یہ بھی اہم ٹاپک ہے کہ جماع کرتے وقت کی کیفیت کیسی ہونی چاہیے یعنی کس حالت میں جماع کیا جائے! ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ اس میں کھڑے ہو کر بیٹھ کر لیٹ کر یا کروٹ وغیرہ پر کرنا کوئی بھی طریقہ ناجائز و حرام نہیں ہے پر دو بات جان لینا ضروری ہے:

(1) ایسی کیفیت نہ ہو کہ کسی کو تکلیف ہو!

(2) ایسی کیفیت نہ ہو کہ جس سے طبیعت اور صحت پر منفی اثرات مرتب (Side Effects) ہوں! اب اگر دیکھا جائے تو سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ عورت چت (چہرہ آسمان کی طرف کر کے) لیٹی ہو اور مرد اس کے اوپر یعنی چہرہ اس کی طرف کر کے لیٹا ہو اور اسے ڈھانپ لے اور پھر عورت کی ٹانگیں ہلکی اٹھی ہوئی ہو تو یہ طریقہ سب سے بہتر ہے!

یہ طریقہ فطری (Natural) بھی ہے تمام حیوانات بھی اس طریقے کو اپناتے ہیں پھر قرآن پاک کی ایک آیت کی "مرد نے جب عورت کو ڈھانپ لیا تو اس کو حمل رہ گیا" بھی اس پوزیشن کی طرف اشارہ کرتی ہے! اس طریقے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ عورتوں کو زیادہ مشقت نہیں اٹھانی پڑتی اور جب اس پر مرد کا وزن پڑتا ہے تو اسے لذت حاصل ہوتی ہے!

اس کے علاوہ جو طریقے ہیں ان میں کچھ نہ کچھ نقصان ہے مثلاً ایک طریقہ یہ ہے جسے سب سے برا لکھا گیا ہے کہ مرد چیت لیٹا ہوں اور عورت اس کے اوپر بیٹھی ہوں اس میں جب منی خارج ہوگی تب وہ واپس مرد کی شرمگاہ کی طرف آئے گی اور یہ بیماریوں کا سبب بنے گی!

اگر جماع (Sex) کرنے کے لیے کوئی اور کیفیت (Position) اپنائی جائے تو وہ حیا کے خلاف ہوگی مثلاً اگر کھڑے کھڑے کیا جائے تو پردے کا اہتمام اچھی طرح نہیں ہو سکے گا! لیٹ کر جو طریقہ بیان کیا گیا اس میں ایک چادر اوپر سے اوڑھ لی جائے تو پردہ بھی ہو جائے گا اور یہی حیا کا تقاضا ہے ورنہ جانوروں کی طرح بالکل برہنہ (ننگے) ہو کر جماع کرنا صحیح نہیں ہے۔

حدیث میں بھی صحبت کے وقت کپڑے سے پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں کہ اگر برہنہ صحبت کی جائے تو اولاد کے بے حیا پیدا ہونے کا خوف ہے!

(فتاویٰ رضویہ، ج 9، ص 46)

جو پڑھے لکھے دیندار لوگ ہیں وہ کبھی یہ پسند نہیں کریں گے کہ برہنہ جماع کیا جائے یا کھڑے کھڑے جماع کیا جائے۔

یہ تو آج کل نوجوانوں میں فلموں ڈراموں کا اثر ہے کہ لڑکے لڑکیوں کے اور لڑکیوں میں بھی حیا نام کی چیز نہیں دکھتی۔

پہلے زمانے کے لوگ اگرچہ کم پڑھے لکھے ہوتے تھے پر وہ بھی برہنہ یا کھڑے کھڑے صحبت کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

سیکس ٹائم (جماع کے لیے وقت)

جماع (سیکس) کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا ہے یعنی جب سہولت ہو تب کر سکتے ہیں۔

سہولت کا مطلب یہ کہ پردے کا اہتمام اچھی طرح ہو سکے اور جماع کے بعد غسل وغیرہ کا انتظام ہو تاکہ کوئی نماز قضا نہ ہو۔

اکثر لوگ رات کو ہی پسند کرتے ہیں اور بہتر بھی یہی ہے۔

رات میں جماع کے لیے درست وقت رات کا آخری حصہ ہے۔

رات کے شروع حصے میں پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے اور ایسے میں جماع کرنا اچھا نہیں۔

رات کے شروع حصے میں جماع کرنے کے بعد پوری رات ناپاکی کی حالت میں سونا پڑ سکتا ہے اور یہ بھی اچھا نہیں ہے لہذا بہتر کے رات کے آخری حصے میں جماع کیا جائے۔

آج کل غسل خانے (Bathrooms) کمروں سے جڑے ہوئے (Attached) بنائے جاتے ہیں اور ساتھ میں ایسے آلات نکل گئے ہیں کہ بس انگلی رکھتے ہی گرم ٹھنڈا ہر طرح کا پانی منٹوں میں حاضر ہو جاتا ہے تو رات میں غسل کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہے لہذا ایسے میں رات کو جماع کرنا ہی بہتر ہے اور اگر ایسا ہو کہ جماع کے بعد غسل کا انتظام نہ ہو اور فجر کی نماز قضا ہو جائے تو یہ درست نہیں اور ایسی صورت میں جماع کے لیے کوئی دوسرا وقت اپنا یا جائے مثلاً فجر کے بعد یا دن میں تاکہ نماز قضا نہ ہو۔

اگر ٹھنڈ کا موسم ہے اور معلوم ہے کہ رات میں جماع کے بعد فجر کے وقت غسل کا انتظام نہ ہو سکے گا تو ایسے میں نماز قضا کرنا جائز نہیں ہے لہذا چاہیے کہ دن میں جماع کریں!

جماع کے بعد بیوی سے فوراً الگ ہو جانا درست نہیں ہے!
 جب مرد کی منی عورت کی شرمگاہ میں گرتی ہے تو اسے لذت حاصل ہوتی ہے!
 منی کے نکلنے کے بعد بھی تھوڑی دیر تک الگ نہیں ہونا چاہیے تاکہ عورت بھی اپنی حاجت پوری کر لے!
 صرف اپنی شہوت کو ختم کر لینا اور الگ ہو جانا بیوی کو چڑچڑا بنا دیتا ہے!
 وہ اگرچہ بیان نہ کرے پر اسے اس سے تکلیف ہوتی ہے!

امام غزالی علیہ الرحمہ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ مرد کی کمزوری کی یہ نشانی ہے کہ بنا بوس و کنار
 (Without Kissing And Seducing)
 جماع کرنے لگے اور جب انزال ہو جائے (یعنی منی نکل جائے) تو صبر نہ کر سکے اور فوراً الگ ہو جائے کہ اس
 سے عورت کی حاجت پوری نہیں ہوتی!

اگر پہلی رات ہو اور شوہر جماع کے بعد فوراً الگ ہو جائے تو ظاہر سی بات ہے کہ عورت اپنے آپ کو اکیلا اور
 اجنبی جیسا محسوس کر سکتی ہے!

شوہر اور بیوی کا رشتہ بڑا پیارا رشتہ ہے لہذا ہر معاملے میں ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے!
 جماع کے معاملے میں بھی ایک دوسرے کی حاجت کو سمجھنا چاہیے!

اگر شوہر اپنی بیوی کو بلائے تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیے اور بیوی کی حاجت کا بھی خیال رکھنا چاہیے ایسا نہ کریں
 کہ عبادت اور دوسرے کاموں میں مصروف رہیں اور ادھر بیوی اپنے خواہش کو دبا کر زندگی گزار رہی ہو!

یہ موضوع بھی اہم ہے کہ جماع کتنے وقفے کے بعد کیا جائے۔

آسانی سے سمجھیں تو کوئی بھی چیز نہ زیادہ کم اچھی ہے اور نہ بہت زیادہ یعنی بیچ میں رہنا چاہیے۔

اب نئی نئی شادی کے بعد اکثر نوجوانوں میں چوں کہ جذبات زیادہ ہوتے ہیں تو روزانہ بلکہ ایک دن میں ہی دو تین مرتبہ جماع کرتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے اور اس کے کئی نقصانات ہیں!

منی کا نکلنا جسم سے ضروری ہے پر زیادہ نکلنا نقصان دہ ہے اسے روغن حیات کہا جاتا ہے۔

یعنی زندگی کی شمع اسی سے روشن ہے۔

اس کے نکلنے سے جو کمزوری محسوس ہوتی ہے اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کثرت سے نکلنے سے جسم پر کیا اثرات پڑ سکتے ہیں!

کثرت سے جماع کرنے والوں کو کئی بیماریوں اور ساتھ ہی ساتھ طہارت کے مسائل سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے یعنی جب کوئی کثرت سے جماع کرتا ہے تو پاکی ناپاکی میں شبہ (Confused) ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کئی بیماریاں اس کے گلے پڑ جاتی ہیں۔

دماغ کا کمزور ہونا، گھٹنوں اور جوڑوں کا درد، جسمانی کمزوری، آنکھوں کا کمزور ہو جانا اور بھی کئی طرح کی پریشانیاں سامنے آتی ہیں۔

ہر کسی کے لیے ایک جیسا وقت طے نہیں کیا جاسکتا کہ ہفتے میں ایک دن جماع کرنا چاہیے یا 10 دن کے بعد یا 15 یا 20 بلکہ ہر انسان کی طبیعت اس کی شہوت اور جسمانی قوت الگ الگ ہے لہذا اس میں ہر کسی کو چاہیے کہ اپنے حساب سے اندازہ لگائے!

اس میں عورت کی خواہش کو بھی مد نظر رکھنا ہوگا مطلب ایسا نہ ہو کہ آپ کو جماع کی خواہش نہیں پر شاید عورت کو ہو تو اگر آپ ایسی صورت میں جماع نہ کریں تو یہ عورت کے ساتھ ناانصافی ہوگی بلکہ بعض اوقات اسی وجہ سے عورت کی نظر دوسروں کی طرف اٹھتی ہے!

ہاں اس کا خیال ضرور رکھیں کہ ضرورت سے زیادہ جماع نہ کریں کیونکہ اس کے کئی نقصانات ہیں!

وہ کہتے ہیں کہ کسی حکیم سے سوال ہوا کہ عورت کے پاس سال میں کتنی مرتبہ جانا چاہیے تو جواب ملا کہ ایک مرتبہ!

پوچھنے والے نوجوان نے کہا کہ یہ تو صبر سے باہر ہے پھر جواب ملا کہ چھ مہینے میں ایک بار تو کہا کہ یہ بھی بڑا مشکل ہے پھر جواب ملا کہ یہ موت کا کنواں ہے لہذا جب چاہے چھلانگ لگالو!

ایک اور حکیم سے سوال ہوا کہ ہفتے میں کتنی مرتبہ جماع کیا جائے کہا کہ ایک ہفتے میں بس ایک بار تو پوچھنے والے نے کہا کہ ایک کیوں؟

اس سے زیادہ کیوں نہیں؟

حکیم نے جھنجھلا کر جواب دیا کہ تمہاری زندگی ہے تم سمجھو مجھ سے کیا پوچھتے ہو!

اسی طرح ایک اور حکیم کا جواب اس طرح ملتا ہے کہ اگر ایک ہفتے میں بھی ایک بار سے زیادہ جماع کرنا ہے تو سر پر کفن باندھ لو!

واقعی کثرت سے جماع کرنا انسان کو بوڑھا بنا دیتا ہے لہذا ضرورت ہو تو کیا جائے ورنہ اسے اوڑھنا بچھونا نہ بنایا جائے۔

جمعات کو جماع کرنا بہتر ہے اور اسے مستحب بھی لکھا گیا ہے باقی کسی دن بھی کر سکتے ہیں، اصلاً کوئی ہرج نہیں ہے۔

اگر کوئی ایک ہی رات میں ایک سے زیادہ مرتبہ جماع کرنا چاہتا ہے تو چاہیے کہ بیچ میں اتنا وقفہ رکھیں کہ جسم کی حرارت (Temperature) اپنی (Normal) حالت میں آجائے ورنہ ترنت دوبارہ جماع کرنا صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔

بیماری کی حالت میں بھی جماع سے بچنا چاہیے جیسے کھانسی بخار وغیرہ ہو تو ٹھیک ہونے تک جماع نہ کیا جائے۔

معاذ اللہ نشے کی حالت میں جماع کیا تو بیوی سے نفرت اور اولاد کے اپناج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

علماء لکھتے ہیں کہ اگر ایک رات میں ہی دوبارہ جماع کرنا ہو تو دونوں کو چاہیے کہ وضو کر لے یا وضو نہ کریں تو شرم گاہ کو دھو کر اچھی طرح صاف کر لیں۔

جماع کے درمیان وقفے کے تعلق سے جان لیں کہ ہفتے میں دوبار سے زیادہ ہرگز نہ کریں اور بس ایک بار میں ایک دفع کریں تو بہتر ہے۔

شیر تو جنگل کا راجا کہلاتا ہے اور اس کے سامنے دوسرے جانور دم نہیں مار سکتے تو اس کی طاقت کا ایک راز یہ ہے کہ وہ سال میں شیرنی کے پاس جاتا ہے اور جماع کے بعد دونوں تک آرام کرتا ہے پھر چلتا ہے تو لڑکھڑاتا ہے اس سے اندازہ لگائیں کہ کثرت سے جماع کرنا کتنا کمزور کر سکتا۔

امام سیوطی لکھتے ہیں کہ کثرت سے جماع کرنا عظیم ضرر کا باعث ہے۔

جماع (Sex) کے وقت روشنی (Light)

جماع کرتے وقت زیادہ روشنی کا ہونا اچھا نہیں ہے۔

مثلاً آج کل جس طرح کے آلات روشنی کے لیے آگئے ہیں کہ رات کے اندھیرے میں بھی دن جیسی روشنی کر دیتے ہیں تو جماع کے وقت ان کا استعمال صحیح نہیں ہے!

اس میں ایک خرابی تو یہ ہے کہ یہ حیا کے خلاف ہے یعنی جب زیادہ روشنی ہوگی تو پردہ زیادہ نہیں ہوگا اور دوسری بات یہ کہ انسانی فطرت ہے کہ "ہر نئی چیز لذیذ ہوتی ہے" تو ممکن ہے کہ زیادہ روشنی میں برہنہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے یہ لذت آگے کم پڑے تو یہ بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے!

آج کل چار 4 شادیوں کا رواج بھی عام نہیں تو پھر اس طرح روشنی میں برہنہ جماع کرنا آگے چل کر معاذ اللہ بد نگاہی کی طرف نہ لے جائے لہذا جتنی کم روشنی ہو اتنا اچھا ہے!

اب اگر بات کریں ہم حکم کی تو بیوی کے جسم کے کسی بھی حصے کو دیکھنا اور چھونا جائز ہے اور اسی طرح بیوی کے لیے شوہر کے جسم کے کسی بھی حصے کو دیکھنا اور چھونا جائز ہے۔

بہتر یہی ہے کہ روشنی بالکل کم ہو اور پرانے زمانے کے لوگ بھی اسی کو پسند کرتے تھے جیسا کہ ظاہر ہے۔ یہ تو آج کل گندی فلموں اور ویب سیریز وغیرہ نے عجیب عجیب طریقے نوجوانوں کو سیکھا دیے ہیں جن کے متعلق سوالات آتے رہتے ہیں۔

جماع (Sex) کے درمیان باتیں

یہ عام سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ جماع کرتے ہوئے باتیں کرنا صحیح نہیں ہے۔
مطلب بات کرنے کا موقع اور محل ہوتا ہے
جماع کے وقت غیر ضروری اور فحش باتیں کرنا بے حیائی ہے۔

ضرورت کے تحت کچھ کہنا ہو تو کہہ سکتے ہیں مگر کہانی لے کر بیٹھ جانا ایک عجیب حرکت ہے جماع کے درمیان
باتیں کرنے والوں کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ ان کی اولاد گونگے ہونے کا اندیشہ ہے لہذا پرہیز کرنا چاہیے۔

شہوت کی حالت میں غصے کی حالت میں اور نشے کی حالت میں انسان کی عقل اپنی اصلی (Normal) حالت میں
نہیں ہوتی بلکہ ایک الگ کیفیت ہوتی ہے اور ایک جنون ہوتا ہے تو ایسے میں کی گئی باتیں اکثر بے مطلب کی
ہوتی ہیں جو انسان کے وقار کو گرا دیتی ہے۔

جماع کے پہلے باتیں کرنا کھیلنا چھیڑ چھاڑ کرنا اور بوس و کنار کرنا بہتر ہے۔
پھر جماع کے وقت پروقار رہنا چاہیے یعنی ایسی حرکت نہ کریں جو جلد بازی یا بے حیائی پر مشتمل ہو۔

ایک مرد جب شہوت میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتا اور عورت کے سامنے ایسی ویسی حرکتیں کرتا ہے تو
اس کا رعب اور دبدبہ جو ایک مرد کا ہونا چاہیے وہ باقی نہیں رہ پاتا۔

عورت کیا کرے؟

عورت پر ویسے تو حیا غالب رہتی ہے پر آج کل جس طرح فیشن، آزادی اور مستی وغیرہ کے نام پر بے حیائی کو عام کیا جا رہا ہے وہ قابل افسوس ہے!

عورت میں سب سے خوبصورت چیز حیا ہے

اگر وہ بے حیائی پر معاذ اللہ اتر آئے تو اس کی عزت باقی نہیں رہتی اور ہر جگہ رسوا ہونا پڑتا ہے۔ کہتے ہیں عورت ایسے بولے کہ بس شوہر سن پائے یعنی اس کی آواز گھر کے باہر تو دور گھر والے بھی جلدی نہ سنیں!

اگر عورت مردوں کے مقابل آنے کے چکر میں اپنی حیا کو بالائے طاق رکھ دیں تو پھر ان میں وہ خوبصورتی باقی نہیں رہتی۔ ان کا حسن اگرچے آسمان چھو رہا ہو پر خوبصورتی زمین پر آجاتی ہے!

بتانے کا مقصد یہ ہے کہ عورت کو چاہیے کہ حیا کا دامن نہ چھوڑے!

پہلی رات ہو یا پھر کوئی اور وقت جماع کے وقت یا عام حالت میں ہر جگہ عورت کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ عورت ہے مرد نہیں اور عورتوں کی طرح رہنا ہی اس کے حق میں بہتر ہے۔

بیوی شوہر کے بلانے پر منع نہ کرے

جہاں ہم نے یہ بیان کیا کہ مردوں کو عورتوں کی خواہش کو مد نظر رکھنا چاہیے اور اگرچہ خود کو خواہش نہ ہو پھر بھی عورت کے ساتھ جماع کرنا چاہیے تو یہ بھی بیان کرنا عورتوں کے لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ اگرچہ عورت کو خواہش نہ ہو پر اگر مرد اسے بستر پر بلائے تو منع نہیں کرنا چاہیے!

بخاری شریف کی حدیث ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں!

(بخاری: 5193)

اس کے بعد والی روایت میں ہے کہ فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے شوہر کے پاس لوٹ نہ آئے!

(بخاری: 5194)

اگر کوئی شرعی وجہ نہ ہو تو عورت کو منع نہیں کرنا چاہیے۔

مرد کو اگر خواہش ہے اور وہ جائز طریقے سے پوری کرنا چاہتا ہے پھر اسے روکا جائے تو ممکن ہے کہ وہ ناجائز طریقے کو اپنا بیٹھے اور اس کا گناہ اس پر تو ہو گا پر ساتھ میں عورت بھی گنہگار ہوگی جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا۔

اگر کوئی شرعی وجہ ہے تو عورت پر لازم ہے کہ مرد کو اپنے قریب نہ آنے دے مثلاً حیض کے ایام (دنوں) میں صحبت جائز نہیں!

بس ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے اگر کوئی بیوی اپنے شوہر کو ہمبستری سے منع کرے تو اس پر فرشتوں کی لعنت تو ہوگی ساتھ میں شوہر پر اس کا ایسا اثر پڑ سکتا ہے کہ وہ چڑچڑا ہو جائے اور پھر معاذ اللہ وہ بد نگاہی اور زنا میں مبتلا ہو جائے!

پاک و ہند میں چار بیویوں کا تو نام ہی لینا جرم ہے ایسے میں ایک ہی بیوی سے ہر مرد کو اپنی ضرورت پوری کرنی پڑتی ہے اور اس میں پریشانیوں کا آنا یقینی ہے!

ایک ہی بیوی ہوتی ہے تو اس کے نخرے بھی زیادہ ہوتے ہیں کہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں نہیں تو کون؟

پر اس اکڑ میں بعض عورتیں اپنے شوہر سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے علم میں لائے بغیر بہت کچھ کر جاتا ہے!

یہ سب بتانے کا مقصد جان لیں کہ شوہر کو منع کرنا کئی نقصانات کا باعث بن سکتا ہے شوہر کو بھی چاہیے کہ شرعی مسائل کو سمجھتے ہوئے چلیں!

اگر ایک دوسرے کی ضرورت کو نہ سمجھا جائے تو پھر ساتھ رہنا مشکل ہو جاتا ہے اور پھر لڑائی جھگڑے نا اتفاقی اور پھر طلاق تک نوبت آ جاتی ہے!

مشت زنی (Masturbation)

مشت زنی یعنی ہاتھ سے منی نکال کر تسکین حاصل کرنا۔

یہ بالکل ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔ شہوت کا غلبہ ہو تو تسکین کے لیے شوہر بیوی کا رشتہ بنایا گیا ہے کہ جائز طریقے سے شہوت کو کم کیا جاسکے۔

عمر پر شادی نہ ہونے کی وجہ سے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد اس میں ملوث ہے۔

نکاح کو اس قدر مشکل بنا دیا گیا ہے کہ اس سے بچنا دورِ حاضر میں بہت مشکل ہے اوپر سے انٹرنیٹ کے ذریعے برہنہ (نگی) تصویریں اور گندی ویڈیوز بالکل عام ہو چکی ہیں کہ کوئی بھی کہیں سے بھی ڈاؤن لوڈ کر کے دیکھتا ہے پھر شہوت بھڑک اٹھنے پر وہ کوئی ذریعہ تلاش کرتا ہے اور مشت زنی ایک ایسا ذریعہ نظر آتا ہے کہ بنا زیادہ مشقت اٹھائے وہ اپنی شہوت کو کم کر لیتا ہے۔

حدیث میں ایسے لوگوں پر لعنت آئی ہے جو مشت زنی کرتے ہیں۔

علماء نے اسے حرام لکھا ہے۔

علامہ مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ مشمت زنی حرام ہیں۔

دُر مختار میں ہیں کہ یہ مکروہ تحریمی ہے اور حدیث میں ایسا کرنے والوں کو ملعون کہا گیا ہے۔

(وقار الفتاویٰ، ج 1، ص 125)

مشت زنی (Masturbation) کب جائز ہے؟

کچھ لوگ مطلقاً کہہ دیتے ہیں کہ مشمت زنی جائز ہے۔

کئی لوگوں سے ایسا سننے کو ملا کہ اس میں کوئی ہرج نہیں پر مسئلہ اس طرح نہیں ہے۔

علامہ مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی لکھتے ہیں:

جس شخص کے پاس نکاح کرنے کے وسائل اور قدرت موجود ہو (یعنی نکاح کر سکتا ہو) تو اس کے لیے محض حصول لذت اور قضائے شہوت کے لیے مشمت زنی کرنا مکروہ تحریمی (حرام کے قریب گناہ) ہے اور اگر نکاح کرنے کے اسباب اور وسائل موجود نہ ہو یا ہو پر فی الفور نکاح نہ کر سکتا ہو (یعنی کوئی رکاوٹ ہو کہ نکاح کی ترکیب نہ بن سکے) اور دوسری جانب شہوت کا غلبہ بھی ہو جس سے کاموں میں خلل آتا ہو اور اگر ایسی حالت میں کوئی قضائے شہوت کے لیے مشمت زنی کرے تو علماء نے لکھا ہے کہ "امید ہے کہ اس پر وبال نہیں ہوگا۔"

شارح ہدایہ علامہ ابن ہیمان لکھتے ہیں کہ:

فان غلبة الشهوة ففعل ارادة تسكينها جاء ان لا يعاقب به

(فتح القدير)

یعنی آدمی پر اگر شہوت غالب ہو اور وہ اسے بجھانے کے لیے ایسا کرے تو امید ہے کہ شرعاً اس پر گرفت نہیں ہوگی۔

(انوار الفتاویٰ، ص 242)

خیال رہے کہ اس میں مشمت زنی کی مطلقاً اجازت نہیں ہے کہ جو جب چاہے اور جتنا چاہے کرے بلکہ خاص صورت میں کہا گیا کہ امید ہے اس پر وبال نہ ہو گا اور اس کی مزید تفصیل ہم بیان کریں گے۔

حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ:

لیکن اگر کسی پر شہوت کا ایسا غلبہ ہو کہ زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو یا شادی نہ کر سکتا ہو یا بیوی اتنی دور ہو کہ وہاں جانہ سکتا ہو ایسی حالت میں (مشمّت زنی کرنے پر) امید ہے کہ ایسا کرنے والے پر کوئی وبال نہ ہو گا۔

در مختار میں ہیں:

یعنی اگر زنا کا خوف ہو تو ایسا کرنے والے پر وبال نہ ہو گا۔

شامی وغیرہ نے بھی اس پر کافی بحث کی اور یہ فیصلہ کیا کہ اگر گناہ سے بچنے کے لیے ایسا کرے گا تو گناہ گار نہیں ہو گا اور اگر لذت (مزے) کے لیے کرے گا تو گناہ گار ہو گا۔

(اور مجبوری کی جو صورتیں بیان کی گئی ان میں امید ہے کہ گرفت نہیں ہوگی)

(وقار الفتاویٰ، ج 1، ص 269)

اسی طرح علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ:

یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ اگر کسی کی شہوت اس حد تک بڑھ جائے کہ زنا میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو علماء نے مشمت زنی کو جائز قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ امید ہے کہ مواخذہ (گرفت) نہ ہو گا جیسا کہ در مختار میں ہے:

و كذا الاستمناء بالكف و ان كره تحريبا لحدیث ناكح الید ملعون ولو خاف الزنا یرجى
ان لا وبال علیه

یعنی اگرچہ ہاتھ سے منی نکالنا حدیث کے مطابق ایسا شخص ملعون ہے پر زنا کا خوف ہو تو امید ہے کہ ایسا کرنے
والے پر کوئی وبال نہ ہوگا۔

اسی کے حاشیے میں علامہ شامی نے لکھا ہے کہ اگر شہوت کا غلبہ ہو اور ایسا کرے تو امید ہے کہ عذاب نہیں دیا
جائے گا۔

مزید لکھتے ہیں:

سراج میں ہے کہ اگر مشت زنی کے ذریعے حد سے بڑھی ہوئی اور دل کو بہکانے والی شہوت سے تسکین مقصود
ہو اور وہ کنوارا ہو، اس کی کوئی بیوی یا باندی نہ ہو یا ہو مگر کسی عذر کے سبب ان سے صحبت نہیں کر سکتا تو فقیہ ابو
الیث فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ اس پر کوئی وبال نہ ہوگا۔

اور ردالمحتار میں ہے کہ اگر شہوت کے لیے مشت زنی کرے تو گناہ گار ہوگا۔

(انظر: فتاویٰ اتر اکھنڈ، ج 1، ص 325)

تنویر الفتاویٰ میں ہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے ہاتھوں سے منی نکالنا جائز و حرام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ
و سلم نے ایسے شخص کو ملعون کہا ہے۔

ہاں اگر کسی پر شہوت کا ایسا غلبہ ہو کہ زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اور شادی کرنے میں کوئی رکاوٹ ہو اور
چاہے شادی شدہ ہو پر بیوی سے دور ہو یا کسی وجہ سے صحبت نہ کر سکتا ہو تو ایسی صورتوں میں کبھی کبھار مشت
زنی کرے گا تو امید ہے پھر گنہگار نہ ہوگا کیونکہ یہ صرف زنا جیسے گناہ سے بچنے کے لیے کر رہا ہے اور اگر مزے
کی نیت سے کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

(تنویر الفتاویٰ، ص 121)

مشت زنی کے بارے میں خلاصہ یہ ہے کہ:

- (1) یہ ناجائز اور گناہ ہے۔ ایسا کرنے والوں پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔
- (2) اگر شہوت زیادہ ہو،
زنا کا خوف ہو،
غیر شادی شدہ ہو،
یا بیوی ہو پر کسی وجہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تو ان صورتوں میں علما نے لکھا ہے کہ اگر کرے تو امید ہے گنہگار نہیں ہوگا۔
- (3) مشت زنی کرنے کی یہاں اجازت تو دی گئی ہے پر دو باتیں ذہن میں رکھیں کہ جب زیادہ ضرورت ہو تب کریں اور یہ کہ یہاں امید ہے گناہ نہیں ہوگا (لہذا نیت صرف گناہ سے بچنے کی ہو)
- (4) اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ روزانہ مشت زنی شروع کر دی جائے۔ یہ ہر گز جائز نہیں ہوگا۔
- (5) اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ مشت زنی کے لیے گندی تصویریں اور ویڈیو دیکھی جائیں۔
- یہ کام حرام ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں لہذا اس کی اجازت ہر گز نہیں ہو سکتی، اسے ذہن میں رکھیں کہ آج کل اکثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ سوالوں سے معلوم ہوتا ہے۔
- (6) بلا وجہ صرف ناجائز رسم و رواج کو بیچ میں لا کر شادی میں تاخیر کرنا اور پھر مشت زنی کی عادت بنا لینا ہر گز درست نہیں۔
- نکاح کی پوری کوشش کریں اور واقعی نہ ہو تو یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔
- (7) اس کی وجہ سے نمازیں قضا نہ ہو، یہ حرام ہے۔

سرعتِ انزال (Premature Ejaculation)

منی کا وقت سے پہلے نکل جانا یا جلدی خارج ہو جانا سرعتِ انزال کہلاتا ہے۔ یہ آج کل ایک عام مسئلہ بن چکا ہے اور ہر دوسرے مرد کو ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی خواہش پوری نہیں کر پاتے یا جماع کی پوری لذت حاصل کرنے میں یہ چیز رکاوٹ بنتی ہے۔

سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کیا واقعی آپ کو وقت سے پہلے انزال ہوتا ہے یا پھر ایک ایسا ذہن بن چکا ہے کہ اکثر لوگ ایسا سمجھ لیتے ہیں۔

اگر نکاح کے بعد پہلی رات کو آپ ایسا چاہتے ہیں کہ بہت دیر سے انزال ہو تو جلدی ہونے پر آپ کو لگے گا آپ میں کوئی کمی ہے لہذا پہلی بار میں بہت زیادہ وقت کی امید رکھنا درست نہیں کیونکہ پہلی بار میں شہوت کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے منی کا جلدی نکل جانا عام بات ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جماع کا وقت (سیکس ٹائمنگ) دھیرے دھیرے بڑھتا ہے ہے اچانک اگر آپ یہ چاہے کہ بہت زیادہ وقت ملے تو درست نہیں اور اس کے لیے پھر دو ایسا استعمال کرنے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

اگر وقت کی بات کریں تو 2-1 منٹ میں منی کا نکل جانا سرعتِ انزال ہو سکتا ہے اور اگر اس سے بھی پہلے نکل جائے تو پھر اس کا علاج ضروری ہے۔

اگر 3 تین منٹ سے زیادہ میں انزال ہوتا ہے تو یہ وقت کم نہیں اور عورت کی خواہش بھی اس میں آرام سے پوری ہو سکتی ہے جب کہ آپ نے جماع سے پہلے بوس و کنار (Kiss And Seduce) کیا ہو یعنی ایک دوسرے کو پکڑنا اور دبانا اور یہ کئی منٹ تک ہو تو پھر 3 تین منٹس یا اس سے زیادہ کے بعد انزال ہو تو زیادہ پریشان نہ ہوں ذہن کو احساسِ کمتری کا شکار ہونے دینا درست نہیں ہے۔

یہ وقت جیسا کہ ہم نے بتایا دھیرے دھیرے بڑھتا بھی ہے اور اگر آپ کچھ غذاؤں کا استعمال کرتے ہیں تو وہ بھی فوری طور پر اثر نہیں کرتی بلکہ اس میں بھی وقت لگتا ہے۔

اگر آپ جلد بازی میں کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو تھوڑی دیر کے لئے ممکن ہے آپ کو مثبت نتائج پوزیٹو رزلٹس (Positive Results) ملیں پر بعد میں اس کے منفی اثرات (Side Effects) بھی ہوتے ہیں لہذا اس میں صبر کی ضرورت ہے۔

آپ اگر ایک رات میں دو مرتبہ جماع کرتے ہیں تو دوسری مرتبہ میں انزال پہلے کے مقابل دیر سے ہوگا کیونکہ شہوت پہلے میں زیادہ ہوتی ہے اور اسی سے اندازہ لگائیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جبکہ کوئی بیماری نہ ہو۔

ہر انسان اپنی جسمانی طاقت کے مطابق وقت لیتا ہے۔

کسی کو 3-4 منٹس میں فراغت حاصل ہو جاتی ہے تو کسی کی منی خارج ہونے میں 15-13 منٹس بھی لگ سکتے ہیں اور پھر اس سے زیادہ کے لیے لوگ مختلف قسم کی دوائیاں استعمال کرتے ہیں۔

اگر آپ نیم حکیم کے چکر میں پھنس گئے تو آپ کو اسپیڈ، طوفان یا لمبی ریس کا گھوڑا نامی دوائیاں مل جائے گی اور یہ اثر انداز بھی ہوتی ہے یعنی آدھے گھنٹے تک بھی جماع کیا جاسکتا ہے جیسا کہ انجیکشنس اور اسپرے بھی آگئے ہیں پر اس کے کئی نقصانات ہیں جو بعد میں دکھائی دیتے ہیں۔

اگر دوائیوں کو چھوڑ کر آپ گھریلو کوئی طریقہ اپناتے ہیں تو نتائج دیکھنے میں کافی وقت لگتا ہے۔

ہم دونوں اعتبار سے بتائیں گے کون سا طریقہ زیادہ محفوظ ہے اور کن میں نقصانات ہو سکتے ہیں۔

پہلے آپ یہ جان لیجئے کہ اگر آپ بنا کسی دوا یا کسی علاج کے 3 سے 4 منٹس تک جماع کر پاتے ہیں تو پھر ان سے

پرہیز کریں اور غذاؤں پر توجہ دیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اس مقدار میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

اگر جلدی منی خارج ہو جاتی ہے تو کسی اچھے اور ماہر حکیم سے رابطہ کریں جو اگرچہ آپ سے پیسے لے پر اچھی طرح آپ کا کام کرے۔

اور نہیں تو جو گھریلو علاج ہم بیان کرنے والے ہیں، ان کو آزما کر دیکھیں۔

بنادوائی یا بنا کسی غذا کا استعمال کیے بھی اس کے کئی علاج بیان کیے جاتے ہیں۔

نیم حکیم اور انٹرنیٹ کے ذریعے آپ کو کئی علاج سننے اور پڑھنے کو ملیں گے جن میں سے بعض تو بڑے عجیب و غریب ہے مثلاً ایک مسلم ڈاکٹر جس کی ویڈیوز ہزاروں لوگ دیکھتے ہیں ان کو سننا ہوا تو کہنے لگے کہ اس کا آسان علاج ہے روکنے کی طاقت کو بڑھانا یعنی جب منی نکلنے لگے تو آپ اسے روک سکیں پھر اس سے ہو گا یہ کہ منی جلدی نہیں دیر سے نکلے گی۔

اب جب انھوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ یہ روکنے کی طاقت کیسے بڑھے گی تو کہتے ہیں کہ جب بھی پیشاب کرنے جائیں تو تھوڑا سا کریں پھر روک لیں اور اوپر کی طرف کھینچیں اور پھر تھوڑا سا کریں پھر روکیں اس طرح اگر مہینے بھر کیا جائے تو اثر دکھنے لگے گا کہ آپ منی کو بھی نکلنے وقت روک سکیں گے۔

یہ بڑا عجیب طریقہ ہے جس کا نقصان واضح نظر آتا ہے۔

پیشاب کو اس طرح روکنا ہر گز درست نہیں ہے اور یہ فالٹو قسم کی ورزش ہے جس سے بیماریاں پیدا ہوں گی اور کچھ نہیں۔

ایک ڈاکٹر کو سننا ہوا جو کہہ رہے تھے کہ منی کو روکنے کی طاقت بڑھانے کے لئے اس طرح ورزش کریں کہ اپنی انگلی کو پخانے کے مقام میں داخل کر کے اسے اوپر کی طرف کھینچنے کی کوشش کریں۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایسے ایک یادو نہیں کئی طریقے آپ کو آج کل نیم حکیم اور انٹرنیٹ کے ذریعے مل جائیں گے جن کا کوئی فائدہ نہیں پر نقصان ضرور ہے۔

یہ سب بتانے کا مقصد ہے کہ ان باتوں سے بچیں ورنہ پھر آپ کی شادی شدہ زندگی تباہ ہو سکتی ہے۔
اب سوال آتا ہے کہ آخر جلدی منی نہ نکلنے کے لیے کیا کیا جائے؟ تو کچھ آسان طریقہ یہ ہیں:

(1) خیالات کو اور جذبات کو قابو میں رکھا جائے یعنی ہر وقت صرف انھیں چیزوں کے بارے میں سوچنا انسان کو حساس (Sensitive) بنا دیتا ہے اور منی جلدی خارج ہو جاتی ہے۔

اس کے لیے خود کو کاموں میں مصروف رکھیں اور کنواروں کو چاہیے کہ شادی سے پہلے مشیت زنی سے بچیں کیونکہ اس سے بھی بہت فرق پڑتا ہے اور شادی شدہ کثرتِ جماع سے بچیں یعنی ضرورت کے تحت جماع کریں۔

(2) گندی فلمیں اور تصویریں دیکھنے سے بچیں اور پوری کوشش کریں اور یہ کنوارے اور شادی شدہ دونوں کے لیے ہے اس سے انسان کے ذہن پر اثر پڑتا ہے اور منی کے جلدی خارج ہونے کا تعلق ذہن سے بھی ہے۔

(3) ایک عام طریقہ ہے "جسے اسٹاپ اینڈ اسٹارٹ کہتے ہیں یعنی جماع کرتے وقت بیچ-بیچ میں رک جائے تاکہ منی جو نکلنے والی تھی وہ بھی رک جائے اور پھر جماع کریں۔

اسے یوں سمجھیں، جب لگے کہ اگر جماع جاری رکھا تو منی نکل جائے گی تو رک جائیں اور بوس و کنار کریں (Kiss And Seduce) پھر تھوڑی حرارت اور جنون میں کمی آنے کے بعد پھر جماع کریں تو منی دیر سے خارج ہوگی پر اس طریقے میں قابو پانا تھوڑا مشکل ہوگا اور قابو پانے پر اس طرح سے بہت زیادہ دیر منی کو نہیں روکا جاسکتا پھر بھی ایک حد تک کامیاب ہے اور آسان ہے۔

اس سے عورت کی حاجت پوری کرنے میں بھی آسانی ہوگی اور دوائی وغیرہ سے بھی بچ سکیں گے تو جن کے لئے یہ طریقہ مفید ثابت ہو جائے انھیں مزید چکروں میں پھنسنے سے بچنا چاہیے۔

(4) داڑھی رکھیں، جی ہاں داڑھی رکھنے سے اس قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور کافی حد تک اس سے آپ فائدہ محسوس کریں گے۔

(5) اب ایک طریقہ ہے دوائیوں کا استعمال

اس میں احتیاط کی سخت ضرورت ہے آج کل ایسی ایسی دوائیاں آگئی ہیں کے وقتی طور پر آپ کو اچھے نتائج دیکھا سکتی ہے اور بھی بہت جلد پر اس کے کئی نقصانات ہیں۔

ایسے ایسے Injections اور Sprays, Tablets وغیرہ آگئے ہیں کہ آدھے گھنٹے تک بھی جماع کیا جاسکتا ہے اور اس کے منفی اثرات (Side Effects) اور نقصانات سے تو حکیموں کو بھی انکار نہیں ہونا چاہیے۔

اس لیے بہتر یہ ہوگا کہ دوائیوں سے حتی الامکان یعنی جہاں تک ہو سکے بچنے کی کوشش کریں اور اگر ایسا لگتا ہے کہ آپ عورت کی خواہش کو پورا نہیں کر پاتے تو اس کے لیے:

بوس و کنار زیادہ کریں پھر رک رک کر جماع کریں اور یہ جان لیں کہ اس میں وقت لگے گا، اور پھر کھانے پینے پر توجہ دیں۔

اور منی نکلنے کے بعد عورت کے پاس کچھ دیر روکے رہیں

اور اگر ان کے باوجود بھی منی جلد نکل آتی ہو تو پھر کسی اچھے حکیم سے رابطہ کریں اور دوائیوں کا استعمال کریں

ان کے علاوہ چند کتابوں میں آپ کو عجیب و غریب نسخے ملیں گے کہ لومڑی کی پونچھ تو نر چھو چھوندر کا چمڑا فلاں کی پتی تو فلاں کی پتی اور اسے کمر میں باندھ لیجئے اور اسے سر پہ باندھ لیجئے۔۔۔۔!

ان سب نسخوں میں پڑھ کر معاملے کو مشکل نہ بنایا جائے بلکہ آسانی کی طرف رجوع کریں جہاں نتائج اگر بہت زیادہ اچھے نہ ہو تو بھی مایوسی ہاتھ نہیں آئے گی پر اتنی مشکلوں کے بعد نتائج نہ دیکھنے پر ذہنی مرض ہی کافی ہوگا

سیکس ڈال اور سیکس ٹوائیز (Sex Doll Aur Sex Toys)

کئی ایسی چیزیں آج کل عام ہو رہی ہیں جو فطرت کے خلاف جانے کا دروازہ کھول رہی ہیں۔ ایک مرد کو اگر شہوت کا غلبہ ہے تو اس کے لیے نکاح جیسا پیارا راستہ موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بنایا ہے کہ ان سے فائدہ اٹھایا جائے پر کچھ لوگ بلا کسی شرعی عذر کے نکاح میں تاخیر کرتے ہیں اور قضائے شہوت کے لیے ناجائز کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔

کچھ ایسی چیزیں آج کل بازاروں میں آگئی ہیں جنہیں لوگ جسمانی تسکین کے لیے استعمال کرنے لگے ہیں، ان میں سیکس ڈال، میسٹر بیٹر (Masturbator) اور نہ جانے کس کس طرح کی چیزیں شامل ہیں۔ یہ سب کسی طرح جائز نہیں ہے کہ مصنوعی لڑکیاں بنائی جائیں مطلب ان کے جسم کی مثل پتلا بنایا جائے پھر شرکاء کی شکل کے آلات بنا کے انھیں استعمال کیا جائے۔

علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی حفظہ اللہ تعالیٰ سیکس ڈال کے متعلق فتویٰ تحریر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا استعمال ناجائز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کی تسکین کے لیے بیوی اور باندی کو بنایا ہے تو مرد کو ان دونوں کے علاوہ کسی سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

(فتاویٰ اتر اٹھنڈ، ج 1، ص 324)

اللہ تعالیٰ مسلم نوجوانوں کو ان واہیات چیزوں سے دور رکھے۔

نشے کی حالت میں جماع (Sex) کرنا

نشہ جیسے کہ شراب، ٹبلیٹس، انجیکشنز اور بھی کئی عجیب و غریب نشے بازار میں آگئے ہیں جن سے ایک انسان جانور سے بھی بدتر بن جاتا ہے تو پھر ظاہر سی بات ہے کہ وہ اس حالت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کر سکتا۔

نشہ کر کے بیوی کے پاس جانادو جرم ہیں!

ایک تو نشہ کرنا ہی ناجائز و گناہ ہے اوپر سے اس طرح بیوی کے ساتھ جماع کرنا اس پر ظلم کرنا ہے کیونکہ نشے کی حالت میں اچھے سلوک کی امید نہیں کی جاسکتی۔

ایسے میں بیوی کو جسمانی اور ذہنی دونوں طور پر تکلیف ہوتی ہے اور اس کے برتاؤ میں چڑچڑاپن آجاتا ہے اور پھر یہ نا اتفاقی کا سبب بنتا ہے۔

یہ نا اتفاقی اس قدر بڑھتی چلی جاتی ہے کہ اس کا سیدھا اثر رشتے پر پڑتا ہے اور اگر بچے موجود ہیں تو ان کی زندگی پر بھی اس کے منفی اثرات (Side Effects) مرتب ہوتے ہیں،

نشہ ایسے ہی کرنا گھروں کو تباہ کر دیتا ہے پھر نشے میں بیوی کے ساتھ جماع کرنا بہت ہی بری اور گھناؤنی حرکت ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلم نوجوانوں کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔

حمل اور سیکس (Pregnancy And Sex)

جب بیوی حاملہ ہو تو جماع کرنا جائز ہے، اس میں شریعت کی طرف سے کوئی منہا ہی نہیں ہے۔
اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ (حالتِ حمل میں صحبت جائز ہے۔
(انظر: عرفان شریعت، ص 55، فتاویٰ رضویہ، ج 23، ص 380)

اب ایک بات یہاں یہ ہے کہ بیوی کی صحت اور اس کی حالت کا خیال رکھا جائے۔
یعنی اگر ایام ایسے ہوں یا حالت ایسی ہو کہ اس کو تکلیف ہوگی تو جماع نہیں کرنا چاہیے۔

اگر بات کریں بچے کو نقصان کی تو جماع کرنے سے بچے کو نقصان نہیں پہنچتا بشرطیکہ حالت نازک نہ ہو،
جماع کے دوران بچے تک کوئی تکلیف پہنچنا بعید ہے بلکہ نہ کہ برابر ہے۔

جماع کرتے وقت کیفیت کا خیال رکھنا ان دنوں میں اہم کہا جاسکتا ہے کیونکہ حاملہ عورت ایک غیر حاملہ کے
مقابل کمزور ہوتی اور کئی چیزوں پر قادر نہیں ہوتی۔

خلاصہ یہی ہے کہ یہ جائز ہے البتہ عورت کی حالت اور اس کی صحت کے مطابق ہی جماع کیا جائے اور اگر
مناسب معلوم نہ ہو یا ڈاکٹر نے مشورہ دیا ہو تو نہ کرنا بہتر ہے۔

کنڈومس (Condoms) کا استعمال

حضرت علامہ مفتی ابوالحسن محمد قاسم ضیاء القادری لکھتے ہیں کہ:

رزق کی تنگی کے خوف سے برتھ کنٹرول (Birth Control) ناجائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے، ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔
(بنی اسرائیل: 31)

اس آیت سے واضح ہو گیا کہ تنگدستی کے ڈر سے اولاد کو روکنا (Birth Control) ناجائز ہے اور اگر ایسی کوئی نیت نہ ہو تو ضرورت کے تحت حمل کو روکنا جائز ہے۔

حمل روکنے کے کئی طریقے آج کل رائج ہیں جن میں سے کچھ جائز ہیں اور کچھ ناجائز؛
جائز طریقہ یہ ہیں:

(1) گولیاں (Tablets) کھانا

(2) انجیکشن لگانا

(3) کیپسولس کا استعمال

(4) کنڈومس کا استعمال

(5) کوپرٹی

(6) ملٹی لوڈ

مشورہ:

گولیاں، کیپسولس، انجیکشن اور کوپرٹی وغیرہ کا استعمال جائز ہے پر طبی لحاظ سے یہ نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔
عزل یعنی منی کو عورت کی شرمگاہ سے باہر خارج کرنا اور کنڈومس کا استعمال دونوں میں مقصود ایک ہی ہے کہ
حمل نہ ٹھہرے تو یہ طریقہ ضرورت کے تحت استعمال کیا جائے، اس میں نقصان کم ہے۔
(فتاویٰ یورپ و برطانیہ، ص 518)

فتاویٰ مرکز تربیتِ افتاء میں ہے کہ اگر زودھ کے استعمال کی حاجت ہو مثلاً عورت کی صحت (Health) کا لحاظ
مقصود ہو تو کنڈومس اور زودھ کا استعمال جائز ہے کہ اس کا مقصد صرف منی کو عورت کے رحم میں جانے سے
روکنا ہوتا ہے۔

اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بگاڑنا ہے، نہ اس میں کوئی شرعی قباحت ہے اور نہ اس سے عورت کی
صحت کو کوئی نقصان ہوتا ہے لہذا اس کا استعمال جائز ہے۔
(فتاویٰ مرکز تربیتِ افتاء، ج 2، ص 406)

کنڈومس کے استعمال کا مقصد واضح ہے کہ عورت کو حمل نہ ٹھہرے تو اگر کسی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو کوئی ہرج
نہیں ہے پر اگر اس ڈر سے کہ زیادہ بچے ہوں گے تو ان کا خرچ کس طرح اٹھایا جائے گا اور رزق کہاں سے آئے
گا تو یہ سب باتیں فضول ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کو رزق عطا فرمانے والا ہے۔

اگر عورت کی صحت کا لحاظ کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے مثلاً عورت ایسی حالت میں ہے کہ حاملہ (Pregnant)
ہوگئی تو ماں اور بچے دونوں کو خطرہ ہے یا پھر حکیم نے منع کیا ہے تو ان صورتوں میں کنڈومس کے استعمال میں
کوئی ہرج نہیں ہے۔

حیض کے دوران صحبت:

حضرت علامہ مفتی محمد اختر حسین قادری سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کی شادی ہوئی اور سہاگ رات کو ہی عورت کو حیض آگیا اور اس شخص نے اسی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کی تو وہ اب کیا کرے؟ کیا وہ گنہگار ہوا؟

آپ جواب میں فرماتے ہیں کہ وہ شخص سخت مجرم اور گنہگار ہے۔

اور اس پر توبہ وہ استغفار فرض ہے اور ایک دینار یعنی 4.665 گرام سونا یا اس کی قیمت کسی فقیر کو صدقہ کرے۔

حدیث میں ہے:

الذی یأتی امراته وھی حائض قال: یتصدق بدینار (سنن ابن ماجہ)

بہار شریعت میں ہے ایسی حالت میں جماع (Sex) کو جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کیا تو سخت گنہگار ہے اور اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانے میں کیا تو ایک دینار اور ختم کے قریب کیا تو آدھا دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔

(فتاویٰ علییہ، ج 1، ص 100)

سوال کیا گیا کہ عورت سے حیض کی حالت میں کتنی مدت تک دور رہنا چاہیے اور اس کے ساتھ کس طرح رہنا چاہیے تو بحر العلوم، علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

جب تک عورت کو حیض آتا رہے تب تک شوہر جماع نہ کرے اور ناف سے گھٹنے تک اختلاط سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

اس کے علاوہ رہنے سہنے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں۔

ایک سوال اور کیا گیا کہ اگر عورت حمل سے ہو تو کیا اس سے صحبت نہ کی جائے اور کتنی مدت تک نہ کہ جائے؟
آپ لکھتے ہیں:

حمل کہ حالت میں عورت سے صحبت کرنے میں شریعت کی طرف سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔
طبی نقطہ نظر سے کوئی بات ہو تو ہم نہیں کہہ سکتے۔

(فتاویٰ بحر العلوم، ج 1، ص 79)

نکاح اگر حیض کی حالت میں ہو جائے تو شوہر کو چاہیے کہ جب تک بیوی پاک نہ ہو جائے اس سے صحبت نہ کرے۔

خیال رہے کہ حیض کی حالت میں نکاح صحیح ہو جاتا ہے، اس کے لیے پاک ہونا ضروری نہیں ہے پر حیض کی حالت میں جماع جائز نہیں ہے۔

(انظر: فتاویٰ خلیلیہ، ج 2، ص 38)

فتاویٰ بریلی شریف میں ایک سوال کچھ یوں ہے کہ حیض والی عورت کے ناف یا گھٹنے میں جماع کر سکتے ہیں یا نہیں اس کی تفصیل عطا کریں۔

جواب میں ہے کہ پیٹ پر جائز ہے اور ران پر ناجائز ہے (پھر مزید خلاصہ یہ ہے کہ) ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک شہوت کی نظر سے دیکھنا جائز نہیں، چھونا جائز نہیں اگرچہ بلا شہوت ہو اور فائدہ حاصل کرنا جائز نہیں۔

(انظر: فتاویٰ بریلی شریف، ص 165)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر عورت حیض کی حالت میں ہو تو اس کے جسم میں ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک تمتع جائز نہیں یعنی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

بیوی کے ہاتھ سے منی نکلوانا

سوال ہوا کہ اگر بیوی حیض کی حالت میں ہو تو کیا وہ اپنے ہاتھ سے شوہر کی منی نکال سکتی ہے؟
علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ہاں یہ عمل جائز ہے۔
فتاویٰ شامی میں ہے:

یجوز ان یستمی بید زوجته او خادمته

(کتاب الحدود، 2/39)

اپنی بیوی یا خادمہ (باندی) کے ہاتھ سے منی نکالنا جائز ہے۔

حیض کی حالت میں خلاصہ یہ کہ:

عورت کے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک چھونا حتیٰ کہ شہوت سے دیکھنا تک جائز نہیں اور اگر اس حصے پر کوئی ایسا موٹا کپڑا ڈال دے جس سے جسم کی گرمی محسوس نہ ہو تو اس کے اوپر سے بوس و کنار (Kiss And Seduce) کر سکتا ہے اور دوسرے حصوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسا کہ بیان ہوا کہ بیوی کے ہاتھ سے منی نکلوانا اور اس کے پستان (Breast) یا پیٹ پر سے فائدہ اٹھانا۔

لوبائٹس (Love Bites)

یہ بھی ایک عجیب طریقہ نکل گیا ہے جس میں شوہر بیوی جماع (Sex) کے دوران ایک دوسرے کے جسم پر نشانات چھوڑتے ہیں تاکہ وہ یادگار بن جائے یا پھر اس سے لذت حاصل کرنا مقصد ہوتا ہے۔

اس میں کیا یہ جاتا ہے کہ گردن یا آس پاس میں کہیں کے چمڑے کو کچھ دیر تک ہونٹوں سے دبایا جاتا ہے اور اندر کی طرف کھینچا جاتا ہے جس سے وہاں ایک نشان باقی رہ جاتا ہے۔

یہ ایک غیر مناسب عمل ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی عجیب حرکت بھی ہے جو تکلیف کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔

بہتر ہے کہ ایسی باتوں سے بچا جائے اور جس طرح ہمیں آداب سکھائے گئے ہیں اسی طرح جماع کریں تاکہ وہ تازگی اور لذت کا سبب بنے نہ کہ تکلیف اور شرمندگی کا۔

بات کریں لذت کی تو جتنی زیادہ غیر مناسب باتوں سے پرہیز کریں گے، اتنا ہی لذت میں اضافہ ہوگا ورنہ ذہن اور وقت دونوں ایسے کاموں میں صرف ہوگا جو اصل لذت کو کم کر دیتی ہیں۔
الحاصل یہ کہ جتنی زیادہ سادگی اور حیا موجود ہوگی اسی قدر لذت میں بھی اضافہ ہوگا۔

مسواک اور خوشبو کا استعمال

جماع کرتے وقت چوں کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے بالکل قریب ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کے جسم کی بو محسوس ہونا یقینی ہے۔

اگر کسی کے جسم سے ایسی بو نکلتی ہے کہ جو طبیعت کو ناگوار گزرتی ہے تو یہ نہ صرف لذت کو کم کرے گا بلکہ ایک دوسرے کے لیے تکلیف کا سبب بھی ہے۔

ویسے تو انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ خود کو پاک صاف رکھے اور مسواک خوشبو وغیرہ کا استعمال کریں پر جماع سے پہلے خاص طور پر مسواک یا ٹوتھ برش یا اور کوئی چیز جس سے منہ کی بدبو کو دور کیا جاسکے اور جسم کی بو کے لیے خوشبو کا استعمال کرنا چاہیے۔

اس سے جہاں لذت میں اضافہ ہوگا وہیں ایک دوسرے سے گھن اور نفرت سے بھی بچ سکیں گے۔
جو لوگ صاف صفائی کا خیال نہیں رکھتے ہیں اور جیسی تیسری حالت میں جماع کرنے لگتے ہیں تو یہ ایک طرف نا پسندیدہ بھی ہے کہ کسی کی طبیعت کو ناگوار گزرے اور دوسری طرف بیماریوں کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

عورت مرد دونوں کو چاہیے کہ خود کو صاف رکھیں اور بات صرف بو کی نہیں ہے بلکہ اور بھی چیزیں مثلاً غیر ضروری بال وغیرہ کو صاف کیا جائے اور صاف کپڑے پہنے جائیں۔

Homosexuality (ہم جنس پرستی)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہ کی، تم مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔ (الاعراف: ۸۱، ۸۰)

یہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے بارے میں ارشاد ہو رہا ہے جنہوں نے ہم جنس پرستی (Homosexuality) کی ابتدا کی تھی یعنی مرد کا مرد سے شہوت کے ساتھ ملنا۔

یہ بُرائی آج بھی ہمارے درمیان موجود ہے!

مرد اور عورت دونوں میں یہ بلا موجود ہے کہ اپنی ہی جنس (Gender) سے تسکین حاصل کرتے ہیں جو کہ خلاف شرع ہونے کے ساتھ ساتھ فطرت کے بھی خلاف ہے۔

ایسے مرد اور عورتوں کو انگریزی میں "Gay" کہتے ہیں اور یہ لفظ ویسے تو دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے پر عورتوں کے لیے ایک لفظ "Lesbian" مستعمل ہے۔

یہ سراسر ناجائز و حرام اور بہت ہی گھناؤنی حرکت ہے جس کی مذمت اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان کی ہے اور اتنا ہی نہیں بلکہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب بھی نازل کیا گیا اور یہ ہمارے لیے عبرت ہے۔

ہائمن (پردہ عصمت) Hymen

عورت کی شرمگاہ میں ایک پردہ (جھلی) جسے ہائمن کہا جاتا ہے، اسے عورت کے پاک دامن ہونے کے نشانی سمجھا جاتا ہے۔

یہ پردہ ہر عورت میں ایک جیسا نہیں ہوتا بلکہ اس کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ کسی میں پتلا تو کسی میں موٹا ہوتا ہے اور کئی وجہوں سے یہ جھلی پھٹ جاتی ہے اور مکمل طور پر ختم بھی ہو جاتی ہے۔

پہلی بار جماع (سیکس) کے دوران جب مرد اپنے آلے کو عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتا ہے تو یہ پھٹ جاتی ہے اور اس سے عورت کو تکلیف ہونے کے ساتھ ساتھ خون بھی خارج ہوتا ہے۔ پر یہ ضروری نہیں کہ جماع سے ہی ایسا ہو، پہلے بھی وہ جھلی کسی وجہ سے پھٹ سکتی ہے تو اگر پہلی بار جماع کرنے پر خون نہ نکلے تو یہ سمجھنا کہ عورت کنواری نہیں بالکل مناسب نہیں۔

تنویر الابصار میں ہے کہ:

جس عورت کا پردہ عصمت کو دنے، حیض آنے یا زخم یا پھر عمر زیادہ ہونے کے وجہ سے پھٹ جائے تو وہ عورت حقیقت میں باکرہ (کنواری، پاک دامن) ہے۔

(تنویر الابصار)

آج کل لڑکیاں دوڑ بھاگ والے کام کرتی ہیں اور مقابلوں میں حصہ تک لیتی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ یہ جھلی شادی سے پہلے پھٹ جائے تو اسے کنواری ہونے کا نشان سمجھنا مطلقاً صحیح نہیں ہے۔

جماع کی باتیں لوگوں کو بتانا

گھر میں چاروں طرف دیوار ہوتی ہے، پردے ہیں، دروازے بنائے گئے ہیں تاکہ کچھ باتیں اور چیزیں گھر کے اندر ہی رہیں پر اگر آپ انھیں پھر باہر لاتے ہیں تو یہ مناسب نہیں اور اس کا فائدہ تو نہیں پر نقصان ضرور ہوگا۔

اپنی بیوی یا اپنے شوہر کے بارے میں باتیں کر سکتے ہیں پر لوگوں کے درمیان وہی باتیں کی جائے جو مناسب ہیں۔

لوگوں کے سامنے اگر آپ اپنی بیوی کے متعلق ایسی باتیں بیان کریں گے جو نہیں کرنی چاہئیں تو لوگ آپ کو اچھا نہیں سمجھیں گے اور نہ ہی یہ کوئی اچھا کام ہے۔

اسی طرح عورت کو چاہیے کہ شوہر کے متعلق ہر بات کو عام نہ کرے بلکہ جو مناسب ہو وہی کرے۔ دیکھا گیا ہے کہ یہ باتیں مذاق کی نیت سے کی جاتی ہیں پر یہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ لڑائیاں تک ہو جاتی ہیں مثلاً کسی نے اگر کوئی ایسا کمنٹ کر دیا جو ناگوار گزار تو لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں حالانکہ یہی پہلی غلطی ہے کہ ایسی باتوں کو عام کیا جائے کہ اس سے کمنٹس کرنے کا موقع ملتا ہے۔

کسی سے شادی کے بعد اس سے ذاتی سوالات کرنا

کسی سے اُس کے حالات کے بارے میں سوال کرنا یا کوئی مسئلہ پوچھنا اچھی بات ہے لیکن ذاتی سوالات کرنا درست نہیں ہے۔ کچھ لوگ بنا سوچے سمجھے بڑے عجیب و غریب سوالات پوچھ لیتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شادی کی اور اگلے دن باہر نکلے تو ایک شخص نے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟

آپ نے فرمایا کہ اچھا ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔
پھر اس شخص نے پوچھا:

رات کیسی گزری؟ یا پوچھا کہ آپ نے اپنی زوجہ کو کیسا پایا؟

یہ سن کر آپ نے (غصے میں) فرمایا: تم ایسا سوال کیوں پوچھتے ہو جس کا جواب چھپانا پڑے، اللہ تعالیٰ نے گھروں کے پردے اور دروازے اس لیے بنائے ہیں تاکہ اندر کی بات اندر ہی رہے۔ تمہیں گھر سے باہر کی باتیں پوچھنی چاہئیں اور صرف ظاہری امور کے متعلق پوچھنا ہی کافی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، اردو، ج 1، ص 349 و قوت القلوب، اردو، ج 2، ص 20)

ایک شخص نے حضرت سلیمان بن مہران اعمش رحمہ اللہ سے پوچھ لیا کہ:
آپ نے رات کیسی گزاری؟

یہ سوال آپ رحمہ اللہ کو ناگوار گزارا اور آپ نے بلند آواز سے اپنی کنیز کو پکارا کہ بستر اور تکیہ لے کر آؤ؛ جب وہ لے کر آئی تو آپ نے فرمایا کہ اسے بچھا کر لیٹ جاؤ یہاں تک کہ میں بھی تیرے پہلو میں لیٹ جاؤں تاکہ ہم اس (سوال کرنے والے) شخص کو دکھا سکیں کہ ہم نے رات کیسے گزاری ہے!

آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے کہ (آج کل) ایک شخص اپنے دوست سے ملتا ہے تو اس سے ہر شے کے متعلق پوچھ ڈالتا ہے یہاں تک کہ گھر میں موجود مرغی تک کی خیریت معلوم کر لیتا ہے لیکن اگر اس کا دوست اس سے ایک درہم مانگ لے تو وہ نہیں دیتا! جب سلف صالحین آپس میں ملتے تو صرف یہ کہتے کہ آپ کیسے ہیں؟ یا فرماتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور اگر ان سے کچھ مانگا جاتا تو فوراً عطا فرمادیتے۔

(ملخصاً: قوت القلوب، اردو، ج 2، ص 20، 21)

بیوی کا دودھ حلق میں چلا جائے تو

علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ زید نے مستی میں اپنی بیوی خالدہ کے پستان (Breast) کو منہ میں لیا اور دودھ آگیا اور حلق سے اتر گیا تو نکاح ٹوٹا یا نہیں؟ اور بیوی شوہر کے لیے حلال ہوئی یا حرام؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ عورت کا دودھ حلق سے نیچے اتر جانے سے نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ بدستور اس کی بیوی ہے۔

(فتاویٰ بحر العلوم، ج 5، ص 368)

علامہ مفتی وقار الدین قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ زید کے یہاں بیٹا پیدا ہوا، بچہ اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا۔

کچھ روز بعد زید نے بچے کو ماں کا دودھ پلانا چھڑوا دیا اور ڈبے کا دودھ پلانا شروع کر دیا۔

زید نے خود اپنی بیوی کا دودھ پینا شروع کر دیا۔ جس طرح بچہ پیتا ہے، زید کے اس عمل سے اس کے نکاح پر حکم شرعی بیان فرمائیں۔

آپ جواب میں فرماتے ہیں کہ نکاح کی حرمت اس صورت میں ہوتی ہے کہ دودھ پینے والے کی عمر ڈھائی سال سے کم ہو اور جب ڈھائی سال سے زیادہ ہو جائے تو دودھ پلانا اس وقت ناجائز ہوتا ہے لہذا شوہر کا یہ عمل گناہ ہے، اس فعل سے باز رہنا چاہیے مگر اس کی وجہ سے نکاح پر کوئی اثر نہ ہوگا۔

(وقار الفتاویٰ، ج 3، ص 80)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سوال جس میں بیوی کے پستان کو منہ میں لینے اور بیوی کو ماں کہہ دینے کے تعلق سے سوال کیا گیا تھا، کہ جواب میں لکھتے ہیں:

صورت مذکورہ میں وہ اسے ماں اور اسے بیٹا کہنے سے دونوں گناہ گار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک لوگوں کا بیوی کو ماں بہن کہنا بری بات اور جھوٹ ہے۔

(قرآن مجید 2:58)

پر نکاح میں کوئی فرق نہ آیا اور پستان منہ میں لینا تو کوئی چیز نہیں اگر دودھ پی بھی لیتا تو وہ پینا حرام ہوتا مگر نکاح میں اس سے خلل نہ آتا کہ ڈھائی برس کی عمر کے بعد دودھ سے حرمت نہیں ہوتی اور اب دونوں کے جدا رہنے کی کوئی حاجت نہیں، وہ بدستور زوج و زوجہ (میاں بیوی) ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 288، 13)

اس سے بالکل واضح سمجھ آتا ہے کہ پستان کو منہ میں لینا کوئی چیز نہیں یعنی اس میں کوئی حرج نہیں اور دودھ پینا حرام ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

اگر کسی نے پی لیا یا پستان منہ میں لیا اور دودھ آگیا اور حلق سے اتر گیا تو نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

فتاویٰ محدث اعظم میں ایک سوال ہے کہ اگر کوئی شخص شوق سے اپنی منکوحہ کے پستان کو منہ میں ڈالے اور دودھ اس سے بہ کر حلق سے اتر جائے تو کیا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

لکھتے ہیں کہ دو سال بلکہ ڈھائی سال کے اندر کوئی لڑکا اور لڑکی کسی عورت کا دودھ پی لے تو جس عورت کا پیادہ رضائی ماں اور جس نے پیادہ رضائی اولاد ہے اور اگر اس مدت رضاعت کے بعد کوئی شخص کسی عورت کا دودھ پیے تو اس کا دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور رضاعت کا رشتہ ثابت نہیں ہوتا۔

اگر کوئی اپنی عورت کا دودھ پی لے تو یہ کام یعنی دودھ پینا شرعاً منع ہے، گناہ ہے مگر اس سے نکاح نہیں ٹوٹے گا۔ صورت مذکورہ میں جس شخص کے حلق میں اس کی بیوی کے پستان سے دودھ چلا گیا خواہ شوہر کے اس کے پستان چوسنے سے یا بغیر چوسے، اس سے نکاح نہیں ٹوٹے گا اور وہ اس کی بدستور بیوی ہے۔

بیوی کا دودھ پینا شرعاً منع ہے، شدید گناہ ہے اور جو ایسا کرتے ہیں ان پر توبہ لازم۔
(فتاویٰ محدث اعظم، ص 115)

تحقیقی فتاویٰ طلبہ جامعہ صمدیہ میں ایک سوال ہے کہ شوہر اگر بیوی کا دودھ پی لے تو رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں؟

جواب میں تحریر ہے کہ رضاعت کی مدت ڈھائی سال ہے، اس کے بعد نہیں۔
شوہر اگر بیوی کا دودھ پی لے تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی اگرچہ عورت کا دودھ پینا جائز نہیں۔
ان تمام فتوؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ:

(1) ڈھائی سال کے اندر اگر کوئی دودھ پیے تو رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔

(2) بیوی کا دودھ اگر شوہر کے حلق سے اتر جائے تو نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(3) بیوی کا دودھ پینا جائز نہیں ہے بلکہ شدید گناہ ہے اور جو ایسا کرتے ہیں تو توبہ کرنی چاہیے۔

جنسی تعلقات کے حوالے سے ہم نے مختصر اکیں باتوں پر لکھنے کی کوشش کی ہے جن کی ضرورت ہمیں محسوس ہوئی۔

اس موضوع پر اور بھی لکھنے کے لیے کافی کچھ ہے پرچوں کہ ہمارا مقصد لوگوں کو مختصر اور عام فہم انداز میں یہ باتیں بتانا تھا لہذا زیادہ لمبی بحث کرنے یا مشکل الفاظ اور موضوعات کو شامل کرنے سے پرہیز کیا گیا ہے۔

ABOUT US

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the aim to Propagate Quraan And Sunnah through Electronic and Print Media.

Search Abde Mustafa Official on Internet for more details.

Find us on social media networking sites (Facebook, WhatsApp, Instagram, YouTube and Telegram etc.)
by searching "Abde Mustafa Official"

Visit : abdemustafa.in

Email : abdemustafa78692@gmail.com
WhatsApp No.: +919102520764

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

